ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 92 قیمت پندرہ روپے جنوری 2007ء



کونز لینڈ (آسٹریلیا) کا ساحلی منظر

اطلاع عام

تمام نوربخشیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماضی کی مانند علمائے نوربخشیہ کی جانب سے ہر قسم کے تنازعات کے شرعی حل اور فیصلے کے لئے محکمہ شرعیہ صوفیہ نوربخشیہ کی پلیٹ فارم سے سستا، جلد اور فوری انصاف کی فراہمی کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں نہ وکیل کی ضرورت نہ پیشی پر پیشی بھگتنے کی حاجت حق بحقدار پہنچانے کی صحیح اسلامی روایت قائم ہو گئی ہے لہذا ضرورت مند حضرات شرعی فیصلوں کے لئے علمائے نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے درج ذیل علماء وقضات سے رجوع کریں۔

1- مولانا مفتی محمد عبداللہ تھسکو نگ خپلو چیئرمین

2- مفتی سید جمال الدین براہ خپلو

3- مفتی علی محمد ھادی گلاب پور شکر

4- مفتی عارف حسین تلس مشہ بروم

5- مفتی غلام محمد نعیمی تھلے ڈوغنی

6- مفتی علامہ محمد بشیر صاحب، راولپنڈی اسلام آباد

7- مفتی عبدالحلیم نوربخشی، کراچی

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم





احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

انٹرنیشنل

ماہنامہ

نوائے صوفیہ

مدیر: علامہ محمد بشیر

تاریخ: جنوری 2007

شمارہ نمبر: 92

قیمت: پندرہ روپے

فہرست مضامین

برائے خط و کتابت

358-A، سیکٹر G-6/1-1،
اسلام آباد، پاکستان۔

نوٹ:

مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

چیک، ڈرافٹ بنام

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اکاؤنٹ نمبر 1778

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹر گرافک پرنٹر آئی نائن فور، اسلام آباد [redacted] دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1، 358-A، اسلام آباد سے شائع کیا۔

تفکر و تذکر

(اداریہ)

اس کائنات میں نفسِ اتحاد ہی نتیجہ خیز ہوا کرتا ہے۔ خواہ خالص دُنیوی اتحاد ہو، خواہ خالص دینی اتحاد ہو۔ دینی اتحاد والے خواہ مسلمان ہوں، خواہ اہل کفر ہوں۔ آج کل ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ اہلِ اسلام مختلف مکاتبِ فکر میں بٹوارے کے شکار ہیں۔ اس طرح سے اہل کفر بھی مختلف نظریات والوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مختلف نظریات کے حامل گروہوں میں جس جس گروہ کے ہاں مکمل اتحاد کا وجدان ہو وہ گروہ دُنیا میں کامران نظر آتا ہے۔ جس جس گروہ کے ہاں اتحاد یک جہتی کا فقدان ہو وہ گروہ دُنیا میں ہر لحاظ سے پسماندہ نظر آتا ہے۔ اہلِ اسلام میں اتحاد کے فقدان کی وجہ سے مدتِ دراز تک غلامی کا طوقِ گردان باعثِ ذلت ہونے کے باوجود باعثِ زینت سمجھنے کی مجبوری بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ اسلام کے مختلف مکاتبِ فکر کے ہاں اتحاد کے فقدان کی وجہ سے آپس میں دست و گریبان ہونے کے ساتھ ساتھ خون خرابہ والی صورتِ حال بھی رونما ہوئی ہے۔ سکھ کا سانس لینا اتحاد کی بدولت میسر آتا ہے ورنہ دُکھ کا رونا رونا ہی نصیبہ بن کے رہ جاتا ہے۔

ایک خوش آئند پیش رفت

ہم بھی آج کل ایک رنگین گروہ بندی کی زد میں ہیں۔ بعض غیر مخلص حضرات نے ذاتی مفادات کی خاطر مذہب کا سوداگر بن کر ہمیں بے حد نقصان پہنچایا تھا اور ہمارا معنوی وجود کا جنازہ ہی نکال دیا گیا تھا تاہم گروپ بندی کی منظم تحریک کی کوئی شکل نہیں تھی۔ ایک قسم کی زیرِ زمین سازش والی تحریک نے غیر صوفیہ نوربخشیہ مکتبِ والے کے ایماء پر ہم میں ایک فارورڈ بلاک تشکیل دے کر اپنا مذہبی ماسٹر پلان کو کامیاب بنایا تھا۔ آج کل یہ گروپ زیادہ متحرک نظر آتا ہے۔

سابقہ تلخ تجربات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ہمارے عوام عموماً اور بعض ذمہ دار حضرات خصوصاً اندھاپن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اپنے اصحاب کرامات بزرگانِ دین کے نقوش اقدام پر چلنے کے بجائے بیگانے مسائل کا پرچار کرنے پر یہ لوگ گامزن رہتے ہیں۔ شریعت محمدیہ میں واضح طور پر موجود بعض احکام کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے تاکہ اپنا معنوی وجود کھوکھلا ہی رہے اور غیروں کی نقالی فروغ پاسکے شریعت محمدیہ کی صحیح تبلیغ کرنے والوں پر رنگین فتوے داغے جاتے ہیں چنانچہ حق گوئی سے جان بوجھ کر باز رہنے کو دورِ حاضر کی قابلِ مذمت مجبوری قرار دینا اور مصلحت بین بننا بھی ہماری اپنی مجبوری ہے۔ آج کل ہم صرف دعا کا سہارا لینے پر اکتفا کرتے ہیں اور بس۔ تاہم ہمیں مایوس ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ فکری ہم آہنگی کا فقدان رفتہ رفتہ کم ہونے لگا ہے۔ اتحاد کی ایک جھلک دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ ایک بڑی نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ چھوٹے موٹے بعض اختلافات کی طرح نصاب زکوٰۃ کے بارے میں بھی ہم میں فکری ہم آہنگی کا فقدان چلا آتا تھا۔ اس سلسلے میں مختلف علاقوں میں مختلف چہ میگوئیاں جاری تھیں اور مختلف عمل بھی جاری تھا۔ ہم نے دعوات صوفیہ اُردو میں بعض ریاضی دان کے ساتھ مشاورت کر کے نصاب زکوٰۃ کے بارے میں ایک قسم کی تفصیل شائع کر کے کافی حد تک فکری ناہمواری کو کم کرنے کی سعی کی تھی۔ نصاب زکوٰۃ کے بارے میں ایک نہایت قابلِ قدر تحقیقی کام ہمارے محترم مولانا حافظ محمد انور صاحب بلغار ڈھوق والے نے سرانجام دیا ہے۔ بہت سے ذمہ دار علماء کرام نے اُن کے بے لوث تحقیقی کام کو سراہا ہے۔ مولانا صاحب موصوف کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ

(باقی صفحہ نمبر 14 پر)

القرآن

تحریر: مولانا عبدالحمید

سورۃ النباء، آیت نمبر 6 تا 11 (آخری پارہ)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًاo وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًاo وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًاo وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًاo وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًاo وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًاo

مشکل الفاظ کے معانی

مِهٰدًا (بچھونا)، الْجِبَالَ (جبل کی جمع، پہاڑ)، اَوْتَادًا (میخیں)، خَلَقْنٰكُمْ (ہم نے تمہیں پیدا کیا)، اَزْوَاجًا (جوڑا جوڑا)، نَوْمَكُمْ (نیند)، سُبَاتًا (باعثِ آرام)، الَّيْلَ (رات)، النهار (دن)

ترجمہ:

کیا (ہم نے) زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور ہم نے نیند کو تمہارے لئے باعث آرام بنایا اور ہم نے رات کو تمہارے لئے پردہ پوش بنایا اور دن کو روزی کمانے کے لئے بنایا۔

تشریح

سابقہ پانچ آیات میں اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت اور اس کے برحق ہونے کا ذکر فرمایا تھا، جس کے بارے میں کفار ومشرکین طرح طرح کی باتیں بناتے چونکہ ان کا دل نور ایمان سے خالی تھا اس لئے وہ ہر چیز کو اپنی ناقص عقل کے پیمانے پر ماپتے اور طرح طرح کے اعتراضات کرتے، آیت نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اعتراضات کے عقلی دلائل بھی پیش کردیئے تاکہ ان کے لئے عذر اور بہانہ باقی نہ رہے اور ان پر حُجت قائم ہوجائے۔

قیامت اور حشر کے بارے میں منکرین کا اعتراض

کفار ومشرکین اعتراض کرتے مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ" (سورۃ یٰس) جب (ہڈیاں اور گوشت پوست) گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں گی تو کون اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ یعنی دوبارہ زندہ ہونا کوئی ممکن چیز نہیں ہے۔ جس کا اللہ نے سورہ یٰس میں یوں جواب دیا قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ (اے میرے حبیب) فرما دیجئے جس رب نے تمہیں پہلی مرتبہ (مٹی اور پانی کے قطرے سے) پیدا فرمایا تھا وہی دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

مندرجہ ذیل آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندہ ہونے کے عقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

عقلی دلیل نمبر 1:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا. اس آیت میں یوں عقل والوں کے لئے عقل کی بات سمجھائی جارہی ہے کہ وہ رب جس نے اتنی وسیع وعریض زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا، جس پر تم دن رات چلتے پھرتے ہو اس مردہ زمین میں سے تمہارے لئے ہر قسم کے رزق اور نعمتیں مہیا کیں اور اس پر چلنے کے لئے آسان اور نرم زمین کا فرش بچھایا جو رب اس مُردہ زمین میں سے تمہارے لئے اتنی نعمتیں نکال سکتا ہے تو تمہارے بکھرے ہوئے اعضاء کو یکجا کرنا اس کے لئے کونسا مشکل کام ہے۔ وھو علی اللہ یسر یہ تو اللہ کے لئے بہت ہی آسان ہے۔

عقلی دلیل نمبر 2:

وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا وہ رب جس نے اونچے اونچے پہاڑوں کو زمین میں میخوں کی طرح مضبوط طریقے سے گاڑ دیا ہے۔ ماؤنٹ ایورسٹ، K-2، نانگا پربت، ماشہ بروم جیسے ہزاروں فٹ اونچے پہاڑ بنانے والے رب کے لئے ایک مُردہ انسان کی گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ کرنا بہت ہی آسان

ہے۔ یہ تو ایک لفظ "کُن" کی بات ہے "فیکون" سب کچھ آن واحد میں زندہ ہو جائیں گے۔

عقلی دلیل نمبر 3:

وَ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا وہ خالق و مالک جس نے تمہیں عدم سے وجود میں لایا جب تم کوئی قابل ذکر چیز ہی نہ تھے۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ اللہ نے انسان کو مٹی اور پانی کے قطرے سے پیدا کیا پھر اس کی نشوونما کی اس نسل انسانی بلکہ تمام جانداروں کی نسل کی بقا کے لئے ہر جاندار کو جوڑا جوڑا پیدا کیا تا کہ ہر جاندار کی نسل جاری رہے اور باقی رہے۔ تو اس رب کے لئے تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت ہی آسان کام ہے۔

عقلی دلیل نمبر 4:

وَ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وہ رب جس نے نیند جو عارضی موت ہے اسے بھی باعثِ آرام بنایا، نیند کو موت کا بھائی کہا جاتا ہے۔ جب آدمی پر نیند طاری ہوتی ہے تو اس کے حواس کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ آرام کرنے لگ جاتے ہیں گویا انسان مر چکا ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب اسے نیند کی موت کے بعد دوبارہ بیداری کی زندگی ملتی ہے تو اس کی تھکاوٹ، پریشانیاں اور غم سب دور ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور انسان تازہ دم ہو کر ایک نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں مرنے کے بعد ضرور دوبارہ زندہ کرے گا جس طرح نیند کی موت کے بعد بیداری کی زندگی عطا کی تھی۔

عقلی دلیل نمبر 5:

وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًاo وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًاo

دن اور رات کے آنے جانے میں بھی انسان کے لئے بڑی نعمتیں ہیں۔ رات کی تاریکی موت کی طرح ہے۔ دن کی روشنی گویا زندگی ہے۔ رات کی تاریکی میں ہر چیز پر خاموشی اور سناٹا چھا جاتا ہے۔ گویا موت کا منظر پیش کر رہی ہوتی ہے کیونکہ رات کی تاریکی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوتا ہے۔

اس رات کی تاریکی میں کچھ نفس پرست انسان دُنیا کی رنگ رلیوں میں لگ جاتے ہیں جب کہ کچھ خدا پرست لوگ اس تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا کے حضور سربسجود ہو کر اپنے رب سے لو لگاتے ہیں اور نفس کی مستیوں کو روند دیتے ہیں جیسا کہ ایک جگہ یوں ارشاد ہوا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (سورۃ المزمل، آیت نمبر 6) بے شک راتوں کو جاگنا نفس کو روند ڈالنا ہے۔

جب رات کی تاریکی ختم ہوتی ہے تو دن کا اُجالا شروع ہوتا ہے ہر طرف چہل پہل اور رونق ہوتی ہے لوگ اپنے کسب معاش میں مصروف ہوتے ہیں گویا رات کی تاریک موت کے بعد انسان کے لئے دن کی روشنی میں نئی زندگی مل جاتی ہے۔ اگر کوئی عقل سلیم سے کام لینے والا ہو تو مَرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے لئے یہی مثال کافی ہے۔

عقلی دلیل نمبر 6:

وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اتنے مضبوط کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود کہیں سے کوئی شگاف نظر آتا ہے، نہ کوئی اور خرابی۔ انسان آسمان کے وجود کا منکر ہے کیونکہ یہ تاحال ان کی رسائی، تحقیق اور پہنچ سے باہر ہے اس لئے نیلگوں آسمان کو خلا کا سبب قرار دے رہا ہے مگر قرآن مجید کی آیات بینات اور احادیث مبارکہ سات آسمان کے وجود کا بار بار اعلان کر رہی ہیں۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍo ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ" وہ رب جس نے سات آسمان بنائے۔ کیا تمہیں (اے انسان) اللہ کی اس تخلیق میں کوئی نقص نظر آتا ہے۔

(باقی صفحہ نمبر 3 پر)

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعتِ محمدیہ

علامہ محمد بشیر

ولو وجد الماموم رکوع الامام کان کمن وجده فی تمام الرکعة ولو وجده بعد الرکوع لم تحاسب هذه الرکعة ولا یجوز امامة النساء الا للنساء ولا امامة الخنثیٰ و یجوز امامة غیر البالغ ان کان رشیدا من اولا دالصالحین ولا یوجد احق منه و لو اقتدی بظن ان صلوة کانت صلوته فی الوجوب والوقتیة فیظهر بعدهٔ ان صلوة کانت غیر صلوة لا حاجة الی الاعادة.

ترجمہ: اگر ماموم امام کے رکوع کو پالے تو گویا وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے امام کو پوری کی پوری رکعت میں پالیا ہو۔ اگر رکوع کر چکنے کے بعد امام کو پالے تو اس رکعت کا شمار نہیں کیا جائے گا۔ عورتوں کی امامتِ نماز صرف عورتوں کے حق میں ہی جائز ہوسکتی ہے۔ ہیجڑے کی امامت نماز بھی جائز نہیں ہے۔ نابالغ آدمی کی امامت نماز جائز ہوسکتی ہے بشرطیکہ وہ سن رشد کو پہنچا ہو اور نیکوکاروں کی اولاد میں سے ہو نیز اُس سے بہتر حقدار امامتِ نماز نہ پایا جاتا ہو۔ اگر کوئی ماموم اس گمان پر کسی امام کی پیروی کرے کہ اُس کی نماز اور امام کی نماز وجوب اور وقت دونوں لحاظ سے ایک ہی ہے پھر پتہ چل جائے کہ اُس کی نماز اور تھی اور امام کی نماز اور، تو ایسی صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

وضاحت

مذکورہ عبارتوں میں مندرجہ ذیل امور کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔

(1) رکوع کی اہمیت۔ (2) عورت کی امامتِ نماز۔ (3) ہیجڑے کی امامت۔ (4) نابالغ کی امامت کا مسئلہ (5) معنوی اتحادِ کلی۔ (6) لاعلمی کا کرشمہ۔

تفصیل وضاحت

1- رکوع کی اہمیت

رکوع کی اہمیت کا مطلع یہ ہے کہ چونکہ رکوع نماز کے واجب ارکان میں سے ہے۔ لہٰذا اسی کو نماز میں ایک بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اگر کوئی ماموم اجتماعی ادائیگی کے تحت امام کو نماز کے رکوع میں پالے تو گویا اُس نے پوری رکعت کو پالینے کا مرحلہ شرعاً طے کرلیا ہاں اگر کوئی ماموم رکوع سے امام کے سر اٹھانے کے بعد رکوع کرے تو پوری رکعت پالینے کا مرحلہ طے کرنے والا وہ شرعاً نہیں ہوگا۔

2- عورت کی امامتِ نماز

عورتوں کی بھی اجتماعی ادائیگی شرعاً جواز کا درجہ رکھتی ہے۔ ہاں البتہ عورت کی امامتِ نماز صرف عورتوں کے لئے شرعاً روا رکھی گئی ہے۔ مردوں کے لئے کسی عورت کی امامتِ نماز شرعاً روا نہیں ہے۔ مرد امام کی امامتِ نماز کے دوران مرد ماموم حضرات کی صفوں کے پیچھے پردہ حائل کئے جانے کی صورت میں عورتیں بھی مرد امام کے اقتدا میں نماز کی اجتماعی ادائیگی کرسکتی ہیں۔

3- ہیجڑے کی امامت

ہیجڑا چونکہ نہ مکمل مرد ہوتا ہے اور نہ ہی وہ مکمل عورت۔ اس وجہ سے ہیجڑے کی امامت نماز نہ مرد ماموم حضرات کے حق میں شرعاً روا ہے اور نہ وہ عورت ماموم کے حق میں امامتِ نماز کا فریضہ انجام دینے کا اہل ہے۔ وہ صرف ماموم بن کر نماز پڑھے یا منفرد بن کر۔

(باقی صفحہ نمبر 30 پر)

شکر الٰہی عظیم عبادت ہے

غلام نبی شکری، گلاب پوری

شکر کے لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور انعامات کی قدردانی کا نام شکر ہے۔ اس کی ضد کفر ہے۔ جس کے اصطلاحی معنی ہے انکار، ناشکری اور نافرمانی۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا کے مطابق شکر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں روحانی، ذہنی، جسمانی قوتوں، اختیارات اور مال ومتاع کا صحیح طور پر استعمال کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو صحیح حالت میں رکھنا اور اسے ضائع نہ ہونے دینا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے انسان کی ضرورت کی ہر چیز مہیا کر دی ہے۔ اِنسان کو موزوں اور متناسب جسم دیا ہے اور معیشت کے لئے سب سامان زمین پر جمع کر دی ہے۔ اِنسان کی ہدایت و رہنمائی کا سامان بھی اسے مہیا کر دیا۔ قرآن مجید میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (1)

ترجمہ: ''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔''

اِن نعمتوں کی قدردانی کرنے والے کم ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (2)

ترجمہ: ''اور میرے بندوں میں کم ہی شکرگزار ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا دراصل اِنسان کا فطری تقاضا اور اس کا جوہر اصلی ہے۔ جسے وہ اپنی نادانی اور ناسمجھی کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ اِنسان اللہ تعالیٰ کی بے کنار رحمت و ربوبیت کے پیش نظر اِنسان کو ساری زندگی عبادت اور عمل صالح کے لئے وقف کر دینی چاہیے۔ لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس فرض کو پوری طرح انجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید نے شکر کی تاکید کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاشْکُرُوْالِیْ وَ لَا تَکْفُرُوْنِ (3)

ترجمہ: ''اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور کفران نعمت مت کرو۔''

اس کے تحت درس قرآن (پہلی منزل) کے مصنف لکھتے ہیں کہ امت مسلمہ کو یہ حکم ہوا کہ ہماری ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو۔ شکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا اس کے حکم کے مطابق اس کے کاموں میں صرف کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر شدہ حدود میں رہ کر کام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اَن گنت نعمتوں سے اِنسان کو مزین کیا تاکہ کسی وقت بھی اِنسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَ اللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا لا وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (4)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالا ہے تمہاری ماؤں کے شکموں سے۔ اس حال میں کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور بنائے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل تاکہ تم (اِن بیش بہا نعمتوں پر) شکر ادا کرو۔

دوسری جگہ پر ارشاد ربانی ہے۔

وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ (5)

ترجمہ: ''اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو'' حق تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ زبان سے بھی۔ ہاتھ اور پاؤں سے بھی۔ خدمت و اطاعت بجالا کر بھی۔ اور دل سے ان نعمتوں کو منجانب اللہ سمجھ کر بھی۔ دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا یوں حکم دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (6)

ترجمہ: ''اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ شکر خداوندی ہی کا زندہ پیکر تھی۔ آپؐ ہمہ وقت ذکر و شکر میں مشغول رہتے۔ راتوں کو اٹھ کر اتنی دیر مصروف عبادت رہتے کہ یہاں تک آپؐ کے پاؤں مبارک سوجھ جاتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے یہ حالت دیکھ کر عرض کی ''یا رسول اللہ کہ آپ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں تو آپؐ نے جواب دیا۔ "افلا اکون عبدا شکورا" ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔''

حضورؐ شکرِ خداوندی بجا لانے کے لئے کثرت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ ان تمام دعاؤں کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے کیونکہ آپ کا حکم یہی ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ (7)

ترجمہ: ''اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ تم سے خوش ہو گا۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری شکر گزاری کی حاجت تو نہیں البتہ اگر بندے اس کی ناشکری اور کفران نعمت کرتے ہیں تو وہ اس کو پسند نہیں کرتا اور وہ ناخوش ہوتا ہے اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ ان کو پسند کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ (8)

ترجمہ: ''شکر کرنے والوں کو ہم عنقریب بدلہ دیں گے۔''

اب یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شکر کس طرح ادا ہوتا ہے؟

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا (9)

ترجمہ: ''اے داؤد کے گھر والو! شکر کرنے کے لئے نیک عمل کرو۔''

مقصد یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر اس طرح ادا ہو سکے گا کہ ہم ایسے عمل کریں جس میں اس کی رضا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نعمتوں کی کثرت سے نوازا تاکہ وہ اس کے شکرگزار بندے بن سکیں۔

چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (10)

ترجمہ: ''اسی طرح ہ نے ان جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔''

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو چوپاؤں کے اوپر بااختیار کر دیا اور ان کو انسان کے بس میں کر دیا تاکہ اس کے شکر میں تم خالص دل سے اللہ کے نام کی قربانی کر لینا چاہئے

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ (11)

ترجمہ: ''بے شک اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں ہے اس لئے اللہ کے ہاں سے ہی رزق مانگو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو۔''

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ لکھتے ہیں۔ صوفی وہی تو ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے اس سنت کا احیاء کرے کہ وہی عالم باللہ اور زاہد فی الدنیا ہے۔ تقویٰ کو مضبوط ہاتھ سے پکڑے ہوتے ہیں صبر و شکر پر استقامت کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔

شیخ ابونصر سراج لکھتے ہیں کہ ابوعتبہ حلوانی لکھتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ان احوال سے مطلع نہ کروں جس پر صحابہؓ رسول قائم تھے وہ یہ ہیں۔

پہلا حال یہ تھا کہ وہ اللہ کے دیدار کو زندگی سے بڑھ کر عزیز جانتے تھے۔ دوسرا حال یہ کہ زیادہ ہوں یا تھوڑے

(باقی صفحہ نمبر 43 پر)

فضائل ذکر اور ذکر بالجھری کی فضیلت

محمد نیاز حسینی کھرمنگی

اے عزیز! جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور آں عزیز کو توفیق بخشے اس طرح ہمیں اپنے ذکر کرنے والے بندوں میں سے کر دے۔ آمین

ہر عقل مند یقین کرتا ہے کہ وہ موجودہ (ایجاد کردہ) اور مخلوق پیدا کردہ ہے اس کا کوئی ایجاد کرنے والا اور پیدا کرنے والا ہے اس کا وجود اس سے ہے جس کی مدد سے اس کے وجود کی بقا ہے۔ جس طرح شقاوت و بدبختی اور ان کے اسباب سے خلاصی کے لئے وہ اس کا محتاج ہے اس طرح اس کا قرب حاصل کرنے اور معرفت کے ذریعے کامیابی اور اسباب کامرانی پانے اور ابواب الٰہیہ کے کھٹکھٹانے میں بھی اس کا محتاج ہے۔ جس کی کشادگی بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا بے نیاز ہے جس قدر یہ اپنی ذات اور صفات میں اس کا محتاج و دست نگر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چھ واضح کاموں کے بارے میں ہدایت دیتا ہے۔

1- یہ کہ اس نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔
2- یہ کہ انہیں اپنی وحدانیت پر ایمان رکھنے کا حکم دیا۔
3- یہ کہ اپنے بندوں سے حقیقی بندگی چاہتا ہے۔
4- یہ کہ احکام خداوندی کے قبول کرنے پر سعادت و خوش بختی کی بشارت دی۔
5- یہ کہ انہیں غفلت اور بھول بھلیوں سے خبردار کیا۔
6- یہ کہ انہیں نفس کی خواہشات اور شیطانی وسوسوں سے آلودہ ہونے سے منع کیا۔

پس ہر عاقل پر فرض ہے کہ وہ اُسی کی اطاعت کرے اور دل سے بھی اُسی کی طرف متوجہ ہو جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
(سورۃ الذٰریٰت، آیت نمبر 56)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

جب تم نے یہ سمجھ لیا تو جان لو کہ تمام بدنی عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے اور ''نماز عماد الدین'' دین کا ستون ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ ''وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ '' (سورۃ طٰہٰ۔ آیت نمبر 14) ''میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔''

نیز فرمایا کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 42-41)

ترجمہ: ''اے اہل ایمان والو خدا کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔''

مزید فرمایا کہ فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 152)

یہ بھی فرمایا کہ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا (سورۃ الکہف۔ آیت نمبر 28)

ترجمہ: ایسے شخص کی پیروی مت کیا کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل رکھا ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔ آیت نمبر 24)

ترجمہ: ''جس وقت غیر اللہ کو بھول جاؤ تو اپنے رب کا ذکر کرو۔''

یعنی غیر اللہ بھول جائے تو اللہ یاد کرو۔

حضرت شاہ ہمدان نے فرمایا کہ ''کہ اہل غفلت میں ذکر اللہ کرنے والا اس درخت کے مانند ہے جو سوکھے اور خشک درختوں کے درمیان ہرا بھرا ہے۔''

(باقی صفحہ نمبر 44 پر)

خطبہ تبوک اور ہم

م۔ش۔ کوروی

ماہ رجب 9 ہجری میں غزوہ تبوک ہوا۔ قیصر روم نے غزوہ موتہ کی شکست کا انتقام لینے کے لئے مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس کے لئے تبوک کے مقام پر ایک بڑا لشکر جمع کیا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس غزوہ کو مشکل کا وقت کے نام سے قرآن حکیم میں ذکر کیا ہے۔ کافروں کے ارادے سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ کیا۔ جس پر آنحضرت نے تیاری کی اور تیس ہزار صحابہ کرام جمع کیا۔ حضور اکرامؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ میں امیر بنا کر فرمایا کہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ اگر اس میں فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

جب رسول خدا صحابہ کرام کو لے کر ایک ماہ کے سفر کے بعد شام کے علاقہ تبوک کے مقام پر پہنچے تو قیصر روم آنحضرتؐ کے رعب سے بھاگ گیا۔ جہاں رسول اللہؐ نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے دو ماہ تک قیام کیا۔ جہاں پر دیئے گئے خطبات میں سے ایک ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ جو آج بھی اور قیام قیامت تک کے انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جن پر عمل کر کے دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

آپؐ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کے بعد حمد و ثناء خداوندی میں بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

1- سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔
2- سب سے مضبوط کڑی تقویٰ کا کلمہ ہے۔
3- بہترین مذہب ابراہیم (علیہ السلام) کا مذہب ہے۔
4- بہترین طریقہ محمدؐ کا ہے۔
5- سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
6- بہترین بیان قرآن ہے۔
7- بہترین کام وہ ہے جو پورے عزم سے کیا جائے۔
8- بدترین کام وہ ہے جو دین میں نئے پیدا کئے جائیں۔
9- بہترین راہ نبیوں کی راہ ہے۔
10- بزرگ ترین موت شہادت کی موت ہے۔
11- بدترین اندھاوہ ہے جو ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہو۔
12- بہترین عمل وہ ہے جو نفع دے۔
13- بہترین راہ وہ ہے۔ جس کی پیروی کی جائے۔
14- بدترین اندھا پن دل کا اندھا ہونا ہے۔
15- اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔
16- تھوڑے پر کفایت اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔
17- بدترین معذرت وہ ہے جو موت کے وقت ہو۔
18- بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کو ہو۔
19- سب سے بڑا خطا کار جھوٹی زبان ہے۔
20- بہترین نیازی دل کی بے نیازی ہے۔
21- بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔
22- حکمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔
23- بھلائی وہ ہے جو یقین کے دلوں میں مستحکم ہو جائے۔
24- شک کرنا کفر ہے۔
25- نوحہ کرنا جاہلیت کا عمل ہے۔
26- خیانت جہنم کا شعلہ ہے۔
27- بدمستی آگ کا داغ ہے۔
28- شعر ابلیس سے ہے۔
29- شراب تمام گناہوں کو جمع کرنے والا ہے۔
30- خوش قسمت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

(باقی صفحہ نمبر 27 پر)

حقوق العباد

مولوی محمد بشیر تبسم چھور بٹ سیاری

اسلام میں حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی حقوق اللہ اور دوسری حقوق العباد۔ اِن دونوں کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے۔اس لئے قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

1- وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط

ترجمہ: ”تمہارے رب کا حکم ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔“

دوسری جگہ فرمایا وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا ط

ترجمہ: ”اور ہم نے ہر شخص کو ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کی تاکید کی۔“

مذکورہ آیات قرآن کی رو سے والدین کا حق اتنا بڑا ہے کہ عبادت خداوندی کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حق بتایا گیا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ **عن ابی عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود قال سالت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلاۃ علی وقتھا قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای الجھاد فی سبیل اللہ۔**

وعن ابی عبدالرحمٰن بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل کون سا ہے۔ فرمایا رسولؐ نے وقت پر نماز پڑھنا پھر پوچھا کون سا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر پوچھا کون سا فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

شکر گزاری

اولاد پر والدین کے اس قدر احسانات ہوتے ہیں کہ ان کا شکریہ ضروری ہے ارشاد ہوا ان اشکرلی ولوالدتک. تجھے ہر وقت صابر اور اپنے والدین کا شکر گزار رہنا چاہئے۔

3- نرمی اور آداب سے گفتگو

اولاد کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ اپنے والدین سے گفتگو میں نرمی اور آداب سے پیش آئے۔ارشاد الٰہی ہے۔

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔

ترجمہ: ”والدین کو اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو بلکہ ان سے آدب و نرمی سے گفتگو کرو۔“

4- آداب واحترام

والدین کا یہ بھی حق ہے کہ اولاد ان سے بڑے آدب واحترام سے پیش آئے۔ارشاد الٰہی ہے۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

ترجمہ: ”ان دونوں کے سامنے عاجز وانکساری سے آداب کا پہلو جھکائے رکھو۔“

حدیث نبوی میں آیا ہے کہ ماں باپ سے نیکی کرنے والا فرزند جب اپنے والدین کو محبت واحترام سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر نگاہ کے بدلے اسے ایک حج کا ثواب دیتا ہے۔

5- اطاعت وفرمانبرداری

اسلام نے والدین کا آدب واحترام صرف زبان تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ تاکید کی ہے کہ ان کے احکام دل و جان سے مانے جائیں اور والدین کی اطاعت ہی میں اولاد کی

(باقی صفحہ نمبر 45 پر)

صوفیہ نور بخشیہ مکتب فکر

غلام مہدی، نمائندہ سکردو

یہ مضمون درج ذیل عنوانات کے تحت لکھی گئی ہے۔

1- تعارف
2- تاریخی پس منظر
3- میر سید محمد نور بخش کی سوانح
4- اصول وفروغ (عقائد وعملیات)
5- نور بخش کی تعلیمات کا محور
6- جدید تاریخ

1- تعارف

فی زمانہ نور بخشیہ ایک اسلامی فقہی مسلک ہے جو حضرت امام سید محمد نور بخشؒ کی تصنیف کردہ فقہ (فقہ احوط) پر عمل پیرا ہے۔ جس طرح امام ابو حنیفہؒ کی فقہ پر عمل کرنے والے حنفی اور فقہ جعفریہ پر عمل کرنے والے جعفری (شیعہ) کہلاتے ہیں۔ اس طرح نور بخش کی فقہ پر عمل کرنے کی بناء پر یہ ان کے پیرکاروں کو نور بخشی کہا جاتا ہے۔

مذہبی طور پر حنفی مالکی حنبلی اور شافعی مسلک کے پیروکار مجموعی طور پر اہل سنت کہلاتے ہیں اور فقہ جعفریہ والے امامیہ اثنا عشریہ کے نام سے موسوم ہے اس طرح نور بخشی فقہ پر عمل پیرا حضرات کا مذہب صوفیہ نور بخشیہ کہلاتا ہے۔ اسی نام سے موجودہ دور میں بھی رائج ہے۔ اگرچہ دین سب کا اسلام ہی ہے۔

2- تاریخی پس منظر

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے بعد بد قسمتی سے اسلام کے اندر خلافت کے مسئلے پر اختلافات شروع ہو گئے۔ جو حضرت علیؑ کے دور خلافت میں ان کے امیر معاویہ کے درمیان ہونے والی جنگوں کے نتیجے میں انتہا تک پہنچ گئے۔ بنو عباس اور بنو امیہ کے طویل دور حکومت میں سیاسی نوعیت کے یہ اختلافات عقائد اور ایمان کا حصہ بنتے گئے۔ یہاں تک کہ عباسیوں کے اخری دور میں باقاعدہ اہل سنت اور شیعہ وغیرہ مکاتب فکر انہی ناموں سے وجود میں آئے اس پورے زمانے میں عالم اسلام کے اندر شروع ہی سے کچھ بزرگان دین ایسے گزرے جنہوں نے سیاسی اور فروعی نوعیت کے ان اختلافات سے کنارہ کش رہ کر صرف اور صرف احکام شریعت پر عمل پیرا رہتے ہوئے عبادات ذکر خداوندی تزکیہ نفس کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل کرنے کو اپنا نصب العین بنایا۔ ایسے بزرگان دین ابتداء سے صوفیا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان صوفیائے کرام نے رشد و ہدایت اور باطنی تعلیم و تربیت کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا۔ جو کسی نہ کسی صورت میں موجودہ زمانے تک جاری ہے۔ تاریخ اسلام میں اس سلسلے کو سلسلۂ بیعت سلسلہ سلوک جیسے ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ بعض مورخین نے اس نظام سے منسلک لوگوں کو اہل تصوف کا نام بھی دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ صوفیا کرام دین میں فروعی اختلاف کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ عمل اور باطنی صفائی (طریقت) پر زور دیتے تھے۔ اور ان کی تعلیمات میں ایک بنیادی نکتہ اتحاد بین المسلمین تھا۔ چنانچہ بعض اوقات مختلف فقہوں پر عمل پیرا ہونے کے باوجود اسی ایک نظام تربیت سے منسلک رہے واضح رہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں خصوصاً ایران، وسطی اور جنوبی ایشیائی ممالک میں دین اسلام انہی صوفیائے کرام کی مساعی جمیلہ سے پھیلا۔ صوفیاء کے اس سلسلے میں حضرت جنید بغدادی معروف کرخی نجم الدین کبریٰ میر سید علی ہمدانی معروف بہ شاہ ہمدان سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش اور میر محمد نور بخش جیسے صوفیا نہایت مشہور و معروف گزرے ہیں۔ یہ اولیا اللہ میں سے تھے اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے اور امت مسلمہ کے

انتہائی برگزیدہ ہستیاں تھیں۔ اس سلسلے میں شاہ ہمدان میر سید علی ہمدانی نے کشمیر بلتستان اور قراقرام کے پار چینی ترکستان میں پہلی بار اسلام کی روشنی پہنچائی۔ آپ نے ان علاقوں میں دینی تبلیغ کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت اور علوم وفنون کو بھی فروغ دیا۔ علامہ اقبال نے اپنی تصنیف جاوید نامہ میں حضرت شاہ ہمدان کی یوں تعریف کی ہے۔

سید سادات سالار عجم دست او معمار تقدیر امم
خطہ را آن شاہ دریا آستین داد علم وصنعت وتہذیب ودین

اس دور میں مسلمانوں کے ہاں اصولی اور فروعی اختلاف عروج پر تھے اور عالم اسلام کے اندر کئی فقہی مسالک وجود میں آئے ہوئے تھے۔ ان اختلافات کی بناء پر بعض اوقات ایک فرقے کے لوگ دوسرے کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے سے بھی نہیں کتراتے تھے۔ ان حالات میں شاہ ہمدان کے مرید بالواسط اور معنوی جانشین میر محمد نور بخش نے اسلام کے درمیان موجود اصولی اور فروعی اختلافات کو ختم کر کے تاریخی جدوجہد کی۔ جس کی جھلک ان کی شہرہ آفاق تصانیف اصول عقائد اور فقہ احوط میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ان میں انہوں نے شریعت محمدیہ کو بغیر کسی کمی بیشی کے بیان کیا ہے۔ اور خیر الامور اوسطھا کے مصداق میر نور بخشؒ نے اپنی فقہ میں قرآن وسنت کی ایک معتدل تشریح کی ہے۔ جس میں اسلام کے دو بڑے اور بہت ہی اختلاف رکھنے والا مکاتب فکر یعنی سنی اور شیعہ کے درمیان ایک اعتدالی راہ اپنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور اسی اعتدال کی راہ پر نوربخشیہ گامزن ہے چنانچہ شاہ ہمدان اور میر محمد نور بخش کے پیروکاران کی زندگی کے بعد صوفیہ نوربخشیہ کہلاتے ہیں۔

3- میر سید محمد نور بخش علیہ رحمہ کی سوانح

حضرت میر محمد نور بخش موسوی سید تھے۔ اور ان کا سلسلہ نسب حضرت امام موسیٰ کاظم اور پھر آگے حضرت علی سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد کا نام محمد تھا اور دادا عبداللہ تھا جو بحرین کے علاقے لحسا کے رہنے والا تھے نور بخش کے والد گرامی نے جوانی میں بحرین سے ہجرت کی اور ایران کے مشہور شہر مشہد مقدس میں حضرت امام علی رضا کے روضہ مبارک کی زیارت حاصل کی۔ تقریباً 7 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور 17 برس کی عمر میں آپ علوم روحانی کی تحصیل میں مصروف ہوگیا۔ اس دوران آپ تاجکستان کے شہر ختلان تشریف لے گئے۔ اور میر سید علی ہمدانی کے مرید وخلیفہ حضرت اسحاق ختلانی کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے۔ یہ واقعہ تقریباً 819 ہجری کا ہے۔ آپ نے طریقت کی منازل تیزی سے طے کیں۔ جلد ہی عرفان کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گئے۔ آپ کی روحانی کمالات کو دیکھ کر آپ کے مرشد حضرت اسحاق ختلانی نے آپ کو نور بخش کا لقب دیا۔ میر سید علی ہمدانی شاہ ہمدان کا خرقہ مبارک آپ کو پہنایا اور جملہ مریدوں کی تعلیم وتربیت کے امور آپ کے سپرد کیا۔

اس دور میں ایران وخراساں پر مرزا شاہرخ ابن امیر تیمور حکمران تھا۔ اس نے میر سید نور بخش کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور دعوت وتبلیغ سے خائف ہو کر آپ کو گرفتار کیا اور اپنے پورے دور حکومت میں میر سید نور بخش کو اذیتوں میں مبتلا رکھا۔ یہاں تک کی ایک دفعہ اُن کو شہید کرانے کا بھی منصوبہ بنایا تھا۔ تاہم یہ ارادہ ترک کر لیا۔ 850 میں مرزا شاہرخ کی وفات کے بعد میر نور بخش کو فارغ البالی سے زندگی گزارنے کا موقع ملا۔ آپ کچھ سال گیلان میں رہنے کے بعد علاقہ رے میں آ کر آباد ہوگیا۔ یہاں آپ نے ایک گاؤں بسایا جسے سولغان کہتے ہیں۔ اور اپنا سلسلہ رشد وہدایت جاری رکھا باقی ماندہ زندگی آپ نے تصنیف وتالیف میں گزاری۔ 855 میں آپ کے فرزند ارجمند شاہ قاسم فیض بخش بھی مریدوں کی تربیت فرمانے لگا۔ آپ نے 15 ربیع الاول 869 ہجری کو 73 سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور سولغان میں مدفون ہے جہاں آپ کا مزار مبارک آج بھی مرجع خلائق ہے۔ یہ بستی موجودہ تہران کے نواح میں واقع ہے۔

4- صوفیا نوربخشیہ کے اصول وفروغ (عقائد وعملیات)

دین اسلام عقائد وعملیات یعنی اصول وفروغ پر

(باقی صفحہ نمبر 46 پر)

اسلام میں عورت کا مقام

تحریر: بتول خانم ابدالی، گلاب پور شگر

اسلام دینِ فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن کریم نے عورت کو عزت اور وقار سے نوازا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی جس گھر میں بچی پیدا ہو جاتی اُسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اُن کے لئے باعثِ شرمندگی تھی کہ گھر میں جوان لڑکی رہے۔ انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب دینِ اسلام کا روشن ستارہ محمد مصطفیٰ اس کائنات میں تشریف لائے تو آپؐ نے دورِ جاہلیت کے تمام فرسودہ رسومات کو پسِ پشت ڈال کر ایک جامع اور عالمگیر شریعت نافذ کی جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ غیر مسلم بھی آج آپؐ کے بتائے ہوئے قانون کو اپنانے پر مجبور ہیں۔

مسلم خواتین نے بھی اپنے آپ کو مَردوں سے پیچھے نہیں رہنے دیا۔ جب حضور اکرمؐ نے دعوتِ حق شروع کی تو حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا۔ جب قرآن پاک نازل ہوا تو مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی حافظِ قرآن نکلیں جن میں حضرت ام سلمہؓ، ام ورقہؓ بن نوفل، حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سرفہرست ہیں۔ اگر کبھی مسلمانوں کے لئے مالی تنگی کا سامنا ہوتا ہے تو اُس وقت عورتیں راہ خدا میں اپنے زیورات بخوشی پیش کرتی تھیں۔

حضرت بریدہ اسلمیؓ نے دُنیا کے سامنے اسلام کا علم لہرایا۔ عورتوں نے نہ صرف گھریلو معاملات میں اسلام کے احکامات کی پیروی کی بلکہ جنگوں میں بھی شرکت کی۔ یہاں تک کہ شہداء میں بھی خواتین کے نام شمعِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

عورت کیا ہے؟ عورت وہ ہستی ہے کہ تین عورتوں حضرت ہاجرہ زوجہ ابراہیم، حضرت آسیہؓ زوجہ فرعون اور حضرت خدیجہؓ ام المومنین کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خواتین کا سربراہ ہونے کا اعزاز دیا۔ عورت کیا ہے؟ کبھی فاطمہ زہراؑ کی شکل میں اسلام کے لئے نمونہ اخلاق تو کبھی زینب کبریٰؑ کی شکل میں ایک نڈر، شعلہ بیان اور بہادر سپاہی، جس نے حضرت امام حسینؑ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اگر حسینؑ کی قربانی، اکبرؑ کی جوانی، قاسمؑ جیسے دولہے کا خون حبیبؑ کا بڑھاپا، حُر کی توبہ اصغر کا بچپن اور عباسؑ کی وفات نے خاک کربلا کی بے آب و گیاہ صحرا میں کلمۂ حق لا الہ الا اللہ لکھ کر جام شہادت نوش کیا تو وہاں پر اس کلمے کی آبیاری اور دیکھ بھال کرنے والی ہستی عورت کی ذات ہی تو ہے۔

عورت میں ہر کام کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ دائرہ اسلام کے اندر رہ کر، اپنے پردے کی حفاظت کر کے دوسروں کے لئے مشعل راہ بن جائے۔

عورت کیا ہے؟ کبھی ایک مہربان ماں بن کر، کبھی باحیا بہن کی صورت میں، کبھی تابعدار اور ایماندار بیٹی کی صورت میں اور کبھی باوفا بیوی کی صوت میں اللہ تعالیٰ نے مَردوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

عورت کیا ہے؟ عورت وہ مکتب ہے۔ جس مکتب سے ایسی عظیم ہستیاں نکلتی ہیں جو دُنیائے اسلام کے لئے باعث فخر اور مسرت ثابت ہوتی ہیں۔

آج تمام خواتین کو بالعموم اور اس پاک مسلک کی عزیز بہنوں سے بالخصوص عرض ہے کہ آیئے ہم بھی سابقہ خواتین کی طرح اشاعتِ دین کے سلسلے میں مَردوں کے شانہ بشانہ کام کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس مسلک میں تعلیم یافتہ خواتین کی کمی نہیں۔ لہٰذا اپنے دینی جرائد کو خصوصاً نوائے صوفیہ کو باقاعدگی سے پڑھیں اور اچھے اچھے مضمون تحریر کریں۔

(باقی صفحہ نمبر 15 پر)

بچوں کو دینی تعلیم کی ضرورت

تحریر: فریدہ بتول، حسن آباد چھوربٹ

حدیث نبویؐ ہے کہ "علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ماشاء اللہ اِس دور میں والدین اپنے بچوں خواہ وہ بچی ہو یا بچہ اچھے اچھے سکولوں اور اچھے کالجوں میں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جو سکول رکالج سے متعلق تمام ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ تمام مشکلوں کو برداشت کر کے اُن کی ضروریات کا پورا پورا خیال کرتے ہیں تاکہ آگے جا کر دُنیا میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

سکولوں کے ساتھ ساتھ والدین کو دینی تعلیم کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ سکول کی طرح دینی مدارس میں بھی باقاعدگی کے ساتھ بھیجنا چاہئے تاکہ وہ دُنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی مستفید ہو سکیں۔ دین سے متعلق تمام مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔ اپنے تمام مسائل کو دینی علوم کے ذریعے حل کر سکیں۔ لیکن آج کل والدین سکول کی تعلیم کو دینی تعلیم پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی بچہ سکول نہ جائے تو والدین ہر طرح سے اسے سکول بھجوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈانٹ اور پیار دونوں حربے استعمال کرتے ہیں لیکن اگر وہ دینی مدرسے نہ جائے تو کوئی ردِعمل نہیں ہوتا حالانکہ والدین کو چاہئے کہ وہ مدرسے کی تعلیم کو سکول کی تعلیم پر زیادہ ترجیح دیں۔

دینی تعلیم سے بچے اچھے اور بُرے فعل میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اُس کا رہن سہن، عادت و اطوار دوسرے بچوں کی نسبت منفرد ہو گا۔ آگے جا کر وہ ایک مہذب اور باعزت شخصیت کے طور پر سامنے آئیں گے۔

دینی تعلیم خاص طور پر خواتین کے لئے بہت ضروری ہے۔ روزمرہ زندگی سے متعلق تمام مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے دینی تعلیم از حد ضروری ہے۔ مخصوص عبادات وہ خود گھر پر بجا لا سکتی ہے بلکہ دوسری خواتین کو بھی اس عبادت میں شامل کر سکتی ہے۔ جس طرح مرد حضرات کے لئے مدرسے قائم ہیں۔ اسی طرح اگر خواتین کے لئے بھی مدرسوں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ خواتین بھی دینی علوم سے بہتر طور پر مستفید ہو سکیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

(بقیہ ۔ صفحہ نمبر ۱۵ سے "تفکر و تذکر")

انہوں نے نصاب زکوٰۃ کے بارے میں گہری تحقیق سے کام لے کر مختلف الخیال علماء کو متحد ہونے کا موقع فراہم کیا ہے۔ ہم مولانا صاحب موصوف کے اس ناقابلِ فراموش علمی کارنامہ پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا صاحب موصوف کو ایم۔ اے ماسٹر ڈگری ہولڈر ہونے اور علوم دینیہ کے فارغ التحصیل ہونے کے ساتھ ساتھ حافظ قرآن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ گویا علماء نوربخشیہ میں انہیں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ نصاب زکوٰۃ کے بارے میں مولانا کا تحقیقی مضمون رسالے میں شائع کر دیا گیا ہے۔ دعوات صوفیہ کی آئندہ اشاعت میں مولانا صاحب موصوف کی تحقیق ہی کو جگہ ملے گی۔ صوفیہ نوربخشیہ کے اہل علم کو حقیقی معنوں میں عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیروں کی نقال کے خلاف آواز اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ بقول شاعر:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

☆☆☆

والدین کی اطاعت

محمد حسنین حیدری، گلاب پور کھرمنگ

حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق۔ اللہ کے حقوق اگر اللہ چاہے تو معاف کر دیتا ہے۔ لیکن بندوں کے حقوق اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ حقوق العباد میں سے سب سے زیادہ بندوں کے حقوق میں والدین کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ ''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو'' قرآن مجید میں والدین کی اطاعت، خدمت اور حسن سلوک پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ''اور میرا بھی شکر کرتے رہو اور اپنے ماں باپ کا بھی'' باپ اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لئے کتنی محنت کرتا ہے۔ وہ اپنی بھوک، پیاس اور آرام و آسائش پر بچے کی ضروریات کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے بچوں کا فرض ہے کہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچیں تو بوڑھے والدین کو نیک بدلہ دینے کی کوشش کریں۔

قرآن کریم میں ایک جگہ اور فرمایا کہ ''تیرے رب کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو انہیں اُف تک نہ کہو۔ اور ان سے عزت کے ساتھ بات چیت کرو'' کہ والدین کی خدمت کی جائے۔ ان سے نیک سلوک، برتاؤ کیا جائے اور نہ صرف ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے بلکہ ان کی ہر بات اور احساسات کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ اور ان کی پسند اور ضرورت کو مدنظر رکھا جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والدین کی اطاعت و خدمت پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا کہ ''بڑا گناہ ہے خدا کے ساتھ شریک کرنا، والدین سے بدسلوکی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا'' ایک اور جگہ فرمایا کہ باپ کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے اور باپ کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے۔ حسن سلوک کا سب سے بڑھ کر حقدار ماں اور باپ ہوتے ہیں۔ اگرچہ باپ کا حق بھی بڑا ہے لیکن ماں کا حق فوقیت رکھتا ہے۔ اس لئے ماں کو بچے کی خاطر باپ کے مقابلے میں زیادہ تکالیف اٹھانا پڑتی ہیں۔ سب سے پہلے وہ نو ماہ تک بچے کو پیٹ میں اٹھائے لئے پھرتی ہے۔ یہ عرصہ ان کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو کر بچے کو جنم دیتی ہے اور بعض عورتیں تو بچے کی پیدائش کے موقع پر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں اور پھر بچے کی پرورش کا مرحلہ ہوتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ والدین کی زندگی میں ان کے لئے دعائے خیر اور ان کی وفات کے بعد ان کے دعائے مغفرت کرے۔ ہر کام میں ان کا ہاتھ بٹائے اور زندگی کے ہر کام میں اُن کی خدمت کرے۔

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 13 سے ''اسلام میں عورت کا مقام'')

اگر آج مجھے عظیم نوائے صوفیہ کے لئے لکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے تو اس کا سہرا میرے بھائی ولایت ابدالی کے سر ہے جنہوں نے مجھے باقاعدگی سے رسالہ پڑھنے کو دیا اور اس کی ترغیب دی۔ میری آپ بہنوں سے گزارش ہے کہ اپنے بھائیوں سے نوائے صوفیہ لے کر پڑھیں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پاک مسلک کی خدمت کریں۔

☆☆☆

عقلِ سلیم

تحریر: محمد ابراہیم خلیل، حسن آباد چھوربٹ
معلم مدرسہ شاہ ہمدان، سکردو

بسم اللہ الرحمن الرحیمo نحمدہ و نصلی علیٰ رسول محمد و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ فی کلامہٖ المجید افلا تعقلونo

یوں تو انسان کو شرف ہی عقل کے ذریعے ملا ہے اس لئے قرآن مجید میں بار بار ارشاد فرمایا کہ ''اے انسان جب ہم نے تمہیں عقل دے رکھی ہے تو تم اسے استعمال کیوں نہیں کرتے۔'' تو کبھی یوں فرمایا افلا تتدبرون القرآن. ''کیا تم قرآن پر غور وفکر نہیں کرتے۔'' کیا تم تخلیق کائنات پر غور نہیں کرتے۔ تو اولوالالباب غور وفکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلا. سُبحٰنک فقنا عذاب النار. ''اے ہمارے رب تو نے تو یہ تمام چیزیں باطل تو پیدا نہیں کیں۔ بس تو ہمیں عذاب النار سے نجات دے۔'' جس طرح ہر چیز کی ضد ہوتی ہے جیسے دن رات، زمین آسمان وغیرہ اسی طرح عقل کی ضد بے وقوفی ہے۔ عاقل اس شخص کا نام ہے جو حواس خمسہ کا حامل ہو اور عاقل شخص ہی شرعی مکلف بن سکتا ہے اور بے وقوف شخص کو شرعی احکامات کے مکلف بننے کا حق نہیں ہوتا۔ اور وہ ہمیشہ مجور علیہ ہوتا ہے۔ مطلب وہ خرید وفروخت، نکاح وطلاق اور دیگر شرعی امور کا حق نہیں رکھتا۔

اور عاقل ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان اور حیوان میں فرق ہوتا ہے انسان اگر بات کرے تو پہلے اُسے عقل کے ترازو میں تول لیتا ہے پھر اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جیسے میرے مولا اور مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ لسان العاقل وراء قلبه و قلب الاحمق وراء لسانه.

عاقل آدمی کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے اور احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے تو اس طرح وہ کبھی بھی شرمندہ نہیں ہوا کرتا۔ اور عاقل وہ آدمی ہوتا ہے جو اپنا راز فاش نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ پر آدم اولالیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ صدر العاقل صندوق سِرّہٖ. یعنی عاقل آدمی کا دل اس کا راز دان ہوتا ہے اور اگر آدمی دولت مند ہوتا ہے تو بھی عقل ہی کے ذریعے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے ان اغنی الغِنیٰ العقل. سب سے بڑی دولت مندی عقل ہے۔

اس کے برعکس احمق ہمیشہ فقیر و مسکین اور گداگری کی زندگی بسر کرتا ہے کہا جاتا ہے اکبر الفقر الحمق. سب سے بڑی تنگدستی حماقت ہے۔ اس لئے امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسینؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے تو کسی بے وقوف سے ہرگز دوستی نہ کرنا وہ کبھی تمہیں فائدہ پہنچانے کی خاطر نقصان میں نہ ڈال دے۔''

جیسا کہ ایک بے وقوف کا یہ قصہ مشہور ہے کہ وہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت کر رہا تھا اس پر جب مکھیاں بیٹھ جاتی تو اسے اُڑاتا رہا۔ جب زیادہ ہی تنگ آنے لگا تو پتھر اٹھایا اور اسے مکھی پر مارا تو مکھی کہاں اور پتھر کہاں۔ مکھی تو اُڑ گئی لیکن وہ پتھر اس کی بے چاری ماں کا جان لیوا ثابت ہوا۔

اس قصے میں درحقیقت وہ بے وقوف اپنی ماں کو آرام پہنچانا چاہتا تھا مگر اس کی بے وقوفی کی وجہ سے فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچا بیٹھے۔

عقل ہی وہ یادداشت ہے کہ جس میں ذرہ ذرہ باتوں کو ضبط کر کے انسان علم کا دریا بن سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ولا علم کا لتفکر. تفکر وتدبر اور غور وفکر سے بڑھ کر کوئی علم نہیں۔ علم حاصل کرنا عقل پر منحصر ہے تو گویا جس کو عقل ہے اس کو ہی علم حاصل ہوگا کیونکہ علم کے معنی سمجھنا، جان لینا اور عقل کے بغیر سمجھنا، جاننا اور پہچاننا محال ہے۔

(باقی صفحہ نمبر 47 پر)

اعتکاف نشینی، توبہ اور لوگوں کے فرسودہ روایات و نظریات

تحریر: کامران ایچ حسرت، حسن آبادی

قارئین کرام! آج میں جس عنوان کو مدِ نظر رکھ کر مضمون تحریر کر رہا ہوں یہ آج کی باشعور اور پڑھی لکھی دنیا میں زیب تو نہیں دیتا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آج بھی ہمارے معاشرے میں فرسودہ روایات و نظریات کے حامل لوگوں کی بھرمار ہے۔

اعتکاف کا عمل جسے "جہادِ اکبر" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اور "توبہ" جو کہ خدا تک رسائی حاصل کرنے کا سدا کھلا رہنے والا راستہ ہے۔ جیسے عبادات بھی آج کی ترقی یافتہ دنیا میں لوگوں کی فرسودہ روایات و نظریات کا شکار نظر آتے ہیں۔ جہادِ اکبر "اعتکاف" جیسے معتبر عبادات کے بارے میں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ دورانِ اعتکاف جنات، پریاں اور شیاطین انسان پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر لوگوں کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ اور وہ پاگل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح توبہ کی نسبت لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ابھی ہماری عمر بہت کم ہے۔ اور اگر توبہ کر بھی لیں اور اس کے بعد کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا وغیرہ۔

قارئین کرام! حال ہی میں گذرے ہوئے رمضان المبارک کا ذکر ہے کہ میں نے اعتکاف نشینی کا ارادہ کیا اور اپنے چند دوستوں کو بھی اعتکاف کی دعوت دی۔ ان ہی دوستوں میں سے جب ایک نے اپنے والدین سے اجازت طلب کی تو اُس کے والدین نے یہ کہہ کر سختی سے اپنے بیٹے کو روکنا چاہا کہ اعتکاف میں انسان کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے اور وہ نیم پاگل ہو جاتا ہے۔ بلکہ صرف یہاں تک نہیں اُس کے والدین نے مجھے بھی خوب بُرا بھلا کہا۔ اور الزام لگایا کہ یہ ہمارے بیٹے کو خراب کرنا چاہتا ہے۔

ہائے افسوس، صد افسوس! ایسے والدین پر جو کہ اپنی اولاد کو جہادِ اکبر اور توبہ جیسی عظیم اعمال سے روکتے ہیں۔ انہیں اگر روکنا ہے تو بُرے کاموں، شیطانی اعمال اور بے ہودہ افعال سے روکو۔ ایسے نیک کاموں سے روکنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

میرے بھائیو! جہاں تک دورانِ اعتکاف جنات، پریوں اور شیاطین کے حملے والی بات ہے یہ سب من گھڑت اور فرسودہ قصے کہانیاں ہیں۔ جنات اور پریوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ انسان جیسے اشرف المخلوقات پر حملہ کر سکے۔ بہر کیف یہ ضرور ہے کہ شیطان مردود تو وسوسے اور برے خیالات دل و دماغ میں پیدا کر کے معتکف کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ "توبہ" کے بارے میں یہ کہنا کہ ابھی عمر کم ہے یا چھوٹی ہے تو میں اس بارے میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ:

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

اس کے علاوہ کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ توبہ کرنے کے بعد اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ میں ایسے لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ انسان خطاؤں کا پُتلا ہے۔ نبیوں اور پیغمبروں سے غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں تو ہم بے چارے تو عام انسان ٹھہرے۔ توبہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا ہے۔ بہر کیف انسان کو گناہوں سے بچنے کی ممکن حد تک کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی رحیم و کریم اور رؤف و غفور ہے۔

آخر میں، میں ایسے والدین سے جو کہ اپنی اولاد کو اعتکاف اور توبہ جیسے مقرب عبادات سے روکتے ہیں۔ صرف اتنا کہنا چاہوں گا۔ کہ خدارا ایسا مت کریں۔ کیا پتہ اولاد کا یہ عمل آپ کی دنیا و آخرت دونوں سنوار دے۔ اور اُن کے طفیل آپ کے بھی تمام گناہ دھل جائیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو جہادِ اکبر اور گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

غوث المتاخرین تاریخ کے آئینے میں

تحریر: محمد علی شجاع

نام نامی: سید محمدؒ، لقب: نور بخشؒ، والد کا نام: عبداللہؒ

ولادت: 15 شعبان المعظم 795ھ کو قصبہ قائن میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے آباؤ اجداد کا تعلق سلطنت بحرین کے ایک مقام لحسا سے تھا۔ جس کی بناء پر بعض مؤرخین نے آپ کو سید محمد نور بخشؒ لحسوی کے نام سے یاد کیا ہے۔ آپؒ کے دادا لحسا میں اور والد قطیف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں جذبہ وسلوک کا بہت پرانا رشتہ رہا ہے۔ آپؒ کا نسب 17 پشتوں کے بعد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے جا ملتے ہیں۔ آپؒ کے والد گرامی راہ سلوک اختیار کر کے ایران کے صوبہ قہستان میں پہنچ کر رشتہ ازدواج کے بندھن میں بندھ گئے۔ اس مبارک عقد کے نتیجے میں قہستان ہی کے ایک مشہور قصبہ قائن میں آپؒ کی ولادت ہوئی۔ جائے ولادت کی مناسبت سے بعض مؤرخین آپؒ کو سید محمد نور بخشؒ قہستانی کے نام سے یاد کرتے ہیں کچھ مؤرخین آپؒ کو سلسلۂ نسب کی ممتاز نسبت کی وجہ سے سید محمد موسوی کہتے ہیں۔ جب کہ اکثر مؤرخین صرف سید محمد نور بخشؒ ہی کے عنوان سے آپ کو پہچانتے ہیں۔

تعلیم وتربیت: ساتھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا علوم شریعت وقت کے مامور بزرگ عالم حضرت احمد ابن فہد حلی سے حاصل کئے۔ جب کہ علوم طریقت میں حضرت شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے مرید خاص حضرت خواجہ اسحاق ختلانیؒ سے فیض یاب ہوئے ابھی آپ حضرت خواجہ اسحاق ختلانی ہی کے بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کئے ہوئے تھے کہ کثرت ریاضت، خلوص نیت کے مراحل اتنی تیزی سے طے کر گئے کہ آپ کے مُرشد حضرت خواجہ اسحاق ختلانیؒ نے اپنے مرشد حضرت شاہ ہمدانؒ کے ایک خوابی حکم کے نتیجے میں خرقۂ ارشاد اپنے کندھوں سے اُتار کر آپؒ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ حضرت خواجہؒ نے خواب دیکھا تھا۔ کہ شاہ سیدؒ ایک قبہ نور سے ماحول کو منور فرما رہے ہیں۔ تو آپ نے اپنے ان ممتاز بلند مرتبہ مرید کو نور بخش کا لقب دے دیا۔ چنانچہ شیخ شمس الدین محمد الاہجیؒ اس نکتہ پر نغمہ سرا ہیں۔

آمدہ از غیب نامش نور بخشؒ
بورچوں خورشید ذاتش نور بخشؒ

آپ کو عالم بالا سے نور بخش (روشنی پھیلانے والا) کا لقب آپ کی ذات مبارک سے سورج کی طرح روشنی پھیلانے کی انہی صلاحیت کی بناء پر عطا ہوا ہے۔

تصوف علم: چونکہ آپ شریعت میں مجتہد، طریقت میں مجاہد اور حقیقت میں عارف باللہ گذرے ہیں۔ لھذا ہر موضوع پر سیر حاصل تفاصیل کے ساتھ آپ کی تصانیف موجود ہے آپ تصنیفات کی عددی کثرت کی بناء پر مؤرخین نے آپ کو کثیر التصانیف مجتہدوں میں شمار کیا ہے۔ نشر و اشاعت کی تمام سہولتوں سے محروم اس زمانے میں دست خداداد ہی سے ایک سو سے زائد چھوٹے بڑے نسخے آپ نے مختلف موضوعات پر تحریر فرماتے تھے۔ جن کی پوری فہرست بشیر سوانحی کتابوں میں موجود ہے مگر یہاں موقع کی نسبت سے ہم انتہائی انتصار سے کام لیتے ہوئے صرف چند کتابوں کے حوالے پر اکتفا کرتے ہیں۔ (1) اصول اعتقادیہ۔ (2) فقہ احوط۔ (3) معاش السالکین۔ (4) انسان نامہ۔ (5) کشف الحقائق۔

اصول اعتقادیہ: اسلام کے ضروری عقائد اور اعمال کا مجموعہ ہے۔ ان عقائد کا اجمالاً قرآن مجید میں تذکرہ ہے۔ اللہ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یوم قیامت پر ایمان "(عقائد خمسۂ ایمانیہ)" ایمان کے پانچ عقائد کے نام سے مشہور ہے۔ سورۂ نساء میں ان پانچ چیزوں کا اجمالی تذکرہ موجود ہے۔ لیکن جس طرح ہر اجمال کی تفصیل ہوتی ہے۔ اور بہت سے مواقع پر صرف اجمال پر ایمان کافی نہیں ہوتا۔ مگر

ان کی تفصیل قدرے احادیث نبویہ اور قدر اقوال آئمہ میں پائی جاتی ہے۔ اسلامی عقائد کی تفصیل اس سے بہتر کہیں بھی یکجا نہیں ملے گی۔ اور وہ بھی مختصر مگر سلیس عربی میں ضرورت کے عین مطابق تفصیل بس اسی کتاب کا خاصہ ہے۔

الفقہ الاحوط: اسلامی فروعی اعمال پر مشتمل شاہ سید علیہ الرحمہ کی یہ شہرۂ آفاق فقہی کتاب تمام فقہا و علماء اور ادیبوں کے نزدیک اسم با مسمّٰی ہے۔ یعنی شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف تحیۃ الثناء کی تمام جزئیات پر حسب ضرورت روشنی ملتی ہے۔ غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخش نے اس کتاب میں فرق اسلامیہ میں پھیلی ہوئی بدعتوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ عہد رسالت کی محمدی شریعت کو روز روشن کی طرح عیاں کر دکھایا ہے۔ جسے دیکھ کر ہم زیرک و فہیم شخص آسانی سے اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ موجودہ دور میں اسلامی فرقوں کے درمیان گہری خلیج اور ٹوٹ پھوٹ کی واحد وجہ دور نبوت کی شریعت کا اپنی اصلی شکل میں باقی نہ رکھا جانا ہے۔ یہ کتاب ہر فقیہ، ہر عالم اور ہر صالح اور مفکر سے پکار پکار کر کہتی ہے کہ اسلامی، اتحاد اور اللہ و رسولؐ کی خوشنودی کے لئے بہترین مقاصد کو سہل طریقے سے حاصل کرنے کے لئے وہ اس سے استفادہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ و رسول کی اتباع اسی شریعت کی پیروی میں ہے جو دور نبوت میں تھی۔

وفات حسرت آیات: شاہ سید محمد نوربخش کو دین حق کی تبلیغ کی راہ میں انتہائی مصائب و مشکلات اور غم و الم سے دوچار ہوئے۔ مگر اختصاراً چند ایک مصائب کا ذکر کرتا ہوں آپ کو کئی بار پابند سلاسل کیا گیا۔ سلطان بایزید جو مرزا شاہرخ کی طرف سے صوبہ ختلان میں گورنر مقرر تھا۔ انھوں نے دیکھا کہ آپ تبلیغ راہ حق سے کسی طرح بھی دست بردار نہیں ہوتے تو انہوں نے آپ کو مختلف قسم کے ظلم و تشدد، بربریت اور ایذاء رسانیاں شروع کیں، اور آپ کو گرفتار کر کے پابند سلاسل کیا گیا حتیٰ کہ مرزا شاہرخ حاکم وقت نے آپ کو شہید کرنے کا حکم دیا۔ لیکن وہ جلدی اپنی ناجائز اور ناحق حکم کی پاداش میں غضب الٰہی میں مبتلا ہوئے اور اسے ہر طرف سے مایوسی لاحق ہوئی اور ناچار و مجبور ہو کر آپ کو شہید کرنے کا حکم واپس لیا۔ اور آپ کو آزاد کر دیا۔ ختلان سے آزاد ہونے کے بعد آپ کردستان تشریف لے گئے اور وہاں اپنی تبلیغ کو جاری رکھا۔ مرزا شاہرخ کو ہمیشہ خطرہ لاحق رہتا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کی راہ تبلیغ میں رکاوٹ اور رخنہ ڈالنا شروع کیا۔ اور آپ کو شہید کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور تقاضائے وقت کو دیکھتے ہوئے آپ نے ناچار بحکم الفرار مما لایطاق من سنن المرسلین راہ فرار اختیار کی اور وہاں سے آبادان کا رخ کیا۔ اور پھر خلخال پہنچے۔ وہاں کے گورنر نے آپ کو گرفتار کر کے ظالم اور سفاک حاکم مرزا شاہرخ کے دربار بھیج دیا۔ اور آپ دوسری بار نظر بند ہوئے۔ 840ھ میں آپ کو آزاد کیا گیا اور آپ کی تبلیغ پر سختی سے پابندی لگا دی گئی ہزاروں سختیوں کے باوجود آپ کے حلقہ رشد و ہدایت اور اثر رسوخ میں اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ایک لاکھ آدمی آپ کے حلقہ صحبت میں شامل ہو گئے۔ مرزا شاہرخ نے دیکھا کہ آپ پر عائد پابندیاں زور اثر فیض ہوئے۔ تو اسے خطرہ پیدا ہوا اور آپ کو تیسری بار گرفتار کر کے تبریز بھیج دیا۔ وہاں سے جب آپ آزاد ہوئے تو روم کی بجائے سیروان تشریف لے گئے۔ اور صوبہ گیلان میں مدت تک مصروف عبادت رہے۔ آپ کی اسلامی خدمات اور مجاہدانہ ہداف کے متعلق شاعر مشرق حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مدح سرا ہے۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندہ صحرائی یا مرد کہستانی

بالآخر آپ مرزا شاہرخ کے مرنے کے بعد صوبہ گیلان سے تہران (رے) کے علاقہ سولغان تشریف لے گئے۔ اور اپنی بقیہ حیات عبادت و ہدایات اور تصنیف و تالیف میں صرف کیں۔ اور 73 سال کی عمر میں بروز جمعرات 14 ربیع الاول 869ھ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون o

اللہ مسلمانوں کو ایسے باکمال بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

☆☆☆

مجموعۂ شریعت محمدیہ الفقہ الاحوط کی روشنی میں نصاب زکوٰۃ کی تحقیق

تحریر: حافظ قاری محمد انوار بلغاری

نوربخشی دُنیا میں نصاب زکوٰۃ کے بارے میں اختلاف کی ایک وسیع خلیج پائی جاتی ہے۔ راقم الحروف نے حال ہی میں بعض علماء کے مشورہ پر مکمل تحقیق کیا ہے۔ اوزان شرعیہ کے جدید پیمانوں کی روشنی میں اور دوسرے مکاتب فکر اہل سنت اور اہل تشیع کے ساتھ تقابلی مطالعے کے بعد نصاب زکوٰۃ کو سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ کے دیئے ہوئے اوزان کے مطابق حل کیا ہے۔ جمہوریہ علمائے اسلام کے حنفیہ قول ''الوسق ستون صاعا'' اور ''المد ربع صاع'' کو بھی الفقہ الاحوط کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔ اس تحقیقی مواد پر جو کہ ابھی شائع کی جارہی ہے نوربخشی دُنیا کے صف اول کے جید علمائے کرام کی تصدیقات کی تائید بھی حاصل ہے۔

الفقہ الاحوط پر ایک نظر

فقہ الاحوط شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ کا وہ زندہ جاوید کارنامہ ہے جس میں عالم اسلام کے وہ تمام فقہی مذاہب جو سیّد العارفین کے زمانے میں رائج تھیں کا جائزہ لے کر اور ان کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کو رفع کر کے شریعت محمدیہ کو کما کان فی زمانہ یعنی دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق بیان کیا ہے۔ جب ہم دوسرے فقہی مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دنگ رہ جاتے ہیں کہ شاہ سیّد محمد نوربخشؒ کا فرمان کس قدر درست اور برمحل ہے۔

علمائے نوربخشیہ کے لئے لمحہ فکریہ

علمائے نوربخشیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اس عظیم الشان فقہی کتاب کی وہ شایانِ شان شرح ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے جو اس کی شرح کا حق ادا کر سکے اور عالم اسلام میں اس کی اہمیت اور مقام کو ثابت کرے۔ جب ہم عالم اسلام کے عظیم الشان اور قدیم یونیورسٹی جامعہ الازہر مصر کے شیخ الادب والفقہ فاضل جلیل الشیخ محمد ابو زہرہ کی تحقیقی کتابیں جو انھوں نے عالم اسلام کے مشہور فقہی مکاتب یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، جعفریہ اور زیدیہ پر تحریر کی ہیں، کا مطالعہ اور غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں فقہ الاحوط کی ایک عظیم الشان شرح لکھنے کی ضرورت انتہائی شدت کے ساتھ محسوس ہوتی ہے تاکہ دوسرے مذاہب کے علماء اور محققین اس عظیم الشان فقہی کتاب کو تحقیقی نظر سے دیکھیں۔ اگر قوم کی طرف سے تعاون ہو تو راقم الحروف اپنا علمی سفر طے کرنے کے بعد چند علمائے کرام کے ساتھ مل کر اللہ کی توفیق سے اس اہم علمی کام کا آغاز کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ اس وقت نوربخشی مکتب فکر کے لئے ایک عظیم الشان تفسیر قرآن کو بھی منظر عام پر لانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہر فقہی مذہب کے علمائے تفسیر نے قرآن مجید پر بہت کام کیا ہے۔ نوربخشی علماء اس میدان میں بھی پیچھے ہیں۔ اس کی کمی بھی ایک عظیم علمی خلاء ہے جس کو پُر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عالم اسلام کے تمام فقہی کتابوں کے ماخذ اول قرآن مجید ہیں جب کہ ہم روزانہ نماز صبح کے بعد اوراد فتحیہ میں پڑھتے ہیں کہ و القرآن کتابی۔ میری اصل کتاب قرآن ہے۔ ہمارا غیر متزلزل عقیدہ ہے کہ قرآن مجید اللہ رب العزت کی وہ آخری کتاب ہدایت ہے کہ عالم اسلام کے جس مذہب کی جملہ تعلیمات قرآن مجید کی تعلیمات سے میل نہ کھائے وہ مذہب، مذاہب اسلامیہ میں شمار ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اس کتاب ہدایت کے نور کو معاشرے میں پہنچانے کے لئے اس کی تفسیر پر کام ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جید علمائے دین کو آپس کے سطحی اختلافات کو چھوڑ کر اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیز دوسرے فقہی مذاہب

کے ساتھ تقابل کر کے ہمارے ہاں جو جو علمی خلائیں ہیں۔ ان کو پُر کرنا مذہب کے وجود اور ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اور وقت کا تقاضا بھی ہے۔ قوم کی طرف سے ایسے جید علمائے کرام کو معاشی فکر سے آزاد کر کے ان کو علمی کاموں میں مصروف رکھنا ان کی ذمہ داری ہے تا کہ علمائے دین میں یکسوئی کے ساتھ علمی کام بھی کر سکیں۔ کیونکہ ماہرین نفسیات کے مطابق موجودہ دور میں انسان کی ستر فیصد پریشانی معاشی فکر ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو اتحاد و اتفاق سے دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور ہمارے ہاں جو سطحی اختلاف ہیں انہیں علمی دلائل کے ساتھ حل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اب ہم نصاب زکوۃ کی تحقیق اور علمائے کرام کی تصدیقات قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ نوربخشی دنیا کے تمام علمائے دین اور خطباء سے التماس ہے کہ اس نصاب کو اپنے اپنے حلقوں میں رائج کریں۔ اور عوام پر زور دیں کہ وہ نماز قائم کرنے کے ساتھ ساتھ زکوۃ کی ادائیگی پر سختی سے عمل کریں اور نصاب زکوۃ کے مطابق اسلام کی اس بنیادی رکن پر عمل درآمد کریں کیونکہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوۃ کی ادائیگی پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس نصاب کے متعلق اگر کوئی عالم دین جس سے مجھے ملنے کا وقت نہیں ملا اگر اپنی تصدیقات دینا چاہیں تو نوائے صوفیہ کے صفحات آپ کے منتظر ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی عالم دین اس نصاب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں۔ تو بھی نوائے صوفیہ کے صفحات منتظر اشاعت ہیں۔ اللہ ہم سب کو شریعت کے تمام احکامات پر تہہ دل سے عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ علمائے دین سے یہ بھی التماس ہے کہ آپس کے سطحی جھگڑوں میں پڑنے کی بجائے شریعت محمدیہ کی تعلیمات کو اپنے اپنے معاشروں میں نافذ کرنے کے لئے حتی المقدور سعی فرمائیں۔ معاشرے میں شرعی تعلیمات کو نافذ کرنا اور امور دین میں مغربی اثرات کا مقابلہ کرنا علمائے دین کی اہم ذمہ داری ہے۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔

نصاب زکوۃ

ایک من کبیر = 600 درہم

$346\frac{2}{3}$ من کبیر = $600 \times \frac{346 \times 3+2}{3}$

$= 600 \times \frac{1040}{3} = 200 \times 1040 = 208000$ درہم

ایک مَن صغیر = 208000 ÷ 800 = 260 درہم

800 مَن صغیر = 800 x 260 = 208000 درہم

دس درہم برابر ہے سات مثقال (ماخوذ از فقہ الاحوط) یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشے (بحوالہ دعوات صوفیہ صفحہ 326) برابر ہے 252 رتی یا ایک مثقال 4.5 رتی یعنی 36 رتی

7 مثقال = 36 x 7 = 252 رتی

اب ایک درہم کا وزن 252 ÷ 10 = 25.2 رتی

ایک اور ثبوت دو سو درہم = ساڑھے باون تولہ = 5040 رتی

ایک درہم کا وزن = 5040 ÷ 200 = 25.2 رتی

نیز اوزان شرعیہ کے جدید پیمانے میں درہم کا وزن 25.2 رتی درج ہے۔

اب من کبیر یا من صغیر کی پوری مقدار کو درہم کے وزن 25.2 رتی سے ضرب دینے پر۔

یعنی 208000 x 25.2 = 5241600 رتی

رتی ماشہ میں 5241600 ÷ 8 = 655200 ماشہ

ماشہ تولہ میں 655200 ÷ 12 = 54600 تولے

تولہ چھٹانک میں 54600 ÷ 5 = 10920 چھٹانک

چھٹانک سیر میں 10920 ÷ 16 = 682 سیر 8 چھٹانک

تولہ چھٹانک

چھٹانک کلو میں 10920 ÷ 17.3 = 620 کلو 8 چھٹانک

سیر کھل میں 682.8 ÷ 20 = 34 کھل 2 سیر 2 تولہ

(دو تولہ تقریباً آدھا چھٹانک سے بھی کم ہے)

کلو کھل میں 620.8 ÷ 20 = 31 کھل 2 تولہ

نوٹ: موجودہ دور میں سیر کا استعمال تقریباً متروک اور ممنوع

ہے۔ رائج الوقت پیمانہ کلو ہے۔ نیز پہلے ایک سیر 16 چھٹانک کا اور ایک چھٹانک 58 گرام کچھ تھا۔ اب ایک چھٹانک 50 گرام کا ہے۔ ایک سیر موجودہ دور میں 930 گرام یعنی 18 چھٹانک 30 گرام کے برابر ہے۔ ایک سیر سے ایک کلو ایک چھٹانک اور تین تولہ زیادہ ہے۔ درج بالا فرق ملحوظ رہے تاکہ مغالطہ نہ لگے۔

صاع کی مقدار

صاع کی مقدار 9 رطل (عنداہل تشیع) 8 رطل (عنداہل سنت) $5\frac{1}{3}$ رطل (عنداہل نوربخش)

$693\frac{1}{3}$ رطل برابر ہے درہم یعنی 693.3333333

صاع کی مقدار کو درہم کے وزن سے ضرب دینے پر ...693.33 x 25.2 = 17472 رتی تقریباً

رتی ماشہ میں 17472 ÷ 8 = 2184 ماشہ

ماشہ تولہ میں 2184 ÷ 12 = 182 تولہ

تولہ چھٹانک میں 182 ÷ 5 = 36 چھٹانک 2 تولہ

چھٹانک سیر میں 36.2 ÷ 16 = 2 سیر 4 چھٹانک 2 تولہ

چھٹانک کلو میں 36.2 ÷ 17.3 = 2 کلو ایک چھٹانک 1 تولہ

صاع کی مقدار کو پورے من کبیر یا من صغیر کی مقدار سے تقسیم کرنے سے

54600 تولہ ÷ 182 تولہ = 300 صاع

پس ثابت ہوا کہ ایک وسق برابر ہے 60 صاع

الوسق ستون صاعاً

مد کی مقدار

ایک مد $1\frac{1}{3}$ رطل (فقہ الاحوط باب الصوم) = 4/3 رطل

= ...1.33 رطل

ایک رطل = 130 درہم (الفقہ الاحوط)

...1.33 رطل = ...1.3 x 130 = ...173.33 درہم

مد کی مقدار کو درہم کے وزن سے ضرب دینے پر

...173.33 x 25.2 = 4368 رتی تقریباً

رتی ماشہ میں 4368 ÷ 8 = 546 ماشہ

ماشہ تولہ میں 546 ÷ 12 = 45.5 یعنی ساڑھے 45 تولہ

تولہ چھٹانک میں 45.5 ÷ 5 = 9.5 یعنی 9 چھٹانک آدھا تولہ

مد کی مقدار کو صاع کی مقدار پر تقسیم کرنے سے

صاع کی مقدار تولہ میں 182 ÷ مد کی مقدار تولہ میں 45.5 = 4 مد

پس ثابت ہوا کہ ایک صاع میں 4 مد ہوتے ہیں یا مد صاع کا چوتھائی حصہ ہے۔

متفقہ/المد ربع صاع

وضاحت

دس درہم برابر ہے سات مثقال (ماخوذ از فقہ الاحوط)

اوزان شرعیہ کے جدید پیمانے میں درہم کا وزن 25.2 رتی درج ہے۔

مثقال کا وزن 4.5 ماشہ یعنی 36 رتی ہے۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ دس درہم برابر ہے سات مثقال

مثقال 7 x مثقال کا وزن 36 رتی = 252 رتی

10 درہم x درہم کا وزن 25.2 رتی = 252 رتی

پس ثابت ہوا دس درہم برابر ہے سات مثقال

252 رتی 2 تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہے۔

چاندی کی نصاب 200 درہم (الفقہ الاحوط)

200 درہم برابر ہے ساڑھے باون تولہ

اب ہم درہم کے وزن سے ضرب دے کر ثابت کرتے ہیں کہ 200 درہم برابر ہے ساڑھے 52 تولہ

ایک درہم کا وزن 25.2 رتی

200 درہم کا وزن 25.2 x 200 = 5040 رتی

رتی ماشہ میں 5040 ÷ 8 = 630 ماشہ

ماشہ تولہ میں 630 ÷ 12 = 52 تولہ 6 ماشہ یعنی ساڑھے باون تولہ

سونے کا نصاب 20 دینار ہے۔ (الفقہ الاحوط)

20 دینار برابر ہے ساڑھے سات تولہ

ایک دینار یا ایک مثقال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ایک مثقال ایک دینار کے مساوی تھی) کا وزن 4.5

ماشہ یعنی 36 رتی

اب ایک دینار کا وزن 36 رتی

20 دینار کا وزن = 36 x 20 = 720 رتی

رتی ماشہ میں 720 ÷ 8 = 90 ماشہ

ماشہ تولہ میں 90 ÷ 12 = 7 تولہ 6 ماشہ

یعنی ساڑھے سات تولہ

رطل

ایک رطل فقہ احوط کے مطابق 130 درہم ہے۔ میری تحقیق کے مطابق رطل عراقی ہے کیونکہ جدید پیمانے میں رطل عراقی کا وزن 34 تولہ ڈیڑھ ماشہ ہے۔ رطل کے وزن 130 درہم کو درہم کے وزن 25.2 سے ضرب دینے کے بعد ماشہ پھر تولہ میں تبدیل کرنے پر 34 تولہ ڈیڑھ ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔

بعض علماء نے نصاب زکوٰۃ یعنی پانچ وسق (وسق اونٹ کے ایک بوجھ کو کہا جاتا ہے) شاہ سیدؒ کے دیئے ہوئے اوزان کے مطابق حل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ شاہ سید علیہ الرحمہ نے وسق کی مقدار کو من کبیر اور من صغیر میں دیا ہے اور من کبیر اور من صغیر کا وزن درہم میں دیا ہے۔ نیز فقہ الاحوط میں صاع کے تین اوزان دیئے ہیں تینوں درست ہیں مگر نصاب زکوٰۃ کو حل کرنے کے بعد جو صاع ایک وسق میں 60 آتا ہے وہ $5\frac{1}{3}$ رطل والا ہے۔ اسی صاع میں فقہ احوط میں دیئے ہوئے مد کی مقدار چار آتا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق ایک صاع کی مقدار اہل تشیع کے ہاں 9 رطل ہے (دیکھئے تحریر الوسیلہ جلد دوم از امام خمینی) اور صاع کی مقدار جمہور اہل سنت کے ہاں 8 رطل ہے۔ (ارکان اربعہ صفحہ 152 از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت کے احکامات پر تہ دل سے عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

نوٹ: ہمارا نصاب زکوٰۃ حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے نصاب زکوٰۃ سے ملتا ہے۔

☆☆☆

تصدیق ناموں کی ترتیب واشاعت

سید حمایت علی شاہ صاحب میر واعظ مرکزی خانقاہ معلیٰ چھلو

آغا سید جمال الدین صاحب میر واعظ خانقاہ معلیٰ براہ

آغا سید محمد شاہ صاحب میر واعظ خانقاہ معلیٰ کچلو

میر سید محمد شاہ صاحب میر واعظ خانقاہ معلیٰ بلغار

مولانا سید صادق شاہ صاحب بلغار

محترم علامہ محمد بشیر صاحب اسلام آباد

مفتی اعظم مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب خانقاہ معلیٰ باقرپی گوند چھلو

الشیخ محمد محسن اشراقی صاحب بلغار

مفتی علی محمد ہادی صاحب شگر

شیخ محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب یوچنگ

مولانا شیر علی صاحب خطیب خانقاہ معلیٰ ڈغونی

مولانا حسن نوری صاحب کریس

مولانا محمد عیسیٰ صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

مولانا محمد افضل صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

مولانا ذاکر حسین صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم٥

ہرگاہ اوزان شرعیہ اور نصاب زکوٰۃ سے متعلق برادر دینی فاضل مصنف مولانا حافظ محمد انور بلغاری حفظہ اللہ نے جس عرق ریزی سے تحقیق کی ہے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے وہ میری تحقیق کے عین مطابق ہے اور حقیقت سے ہمکنار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ انہیں مزید دینی وعلمی خدمات بجالانے اور تمام اہل اسلام کو بالعموم اور اہل نوربخشیہ کو بالخصوص ان کی کاوشوں سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین (خیر اندیش۔ دستخط شدہ۔ علی محمد ہادی شگر)

20 اگست 2006ء

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

تصدیق نامہ

الفقہ الاحوط کی روشنی میں نصاب زکوٰۃ کے ضمن میں مختلف محققین کی طرف سے تحقیقات سامنے آئیں مگر حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ حال ہی میں جناب حافظ محمد انور صاحب بلغاری کی نئی تحقیق سامنے آئی تو موصوف کی کاوش قابل ستائش نظر آئی کیونکہ آپ نے جدید انداز سے اس مسئلے کو حل کرنے کی سعی کی تھی۔

لہٰذا راقم بھی حافظ محمد انور صاحب کی تحقیق سے اتفاق کرتا ہے۔ (دستخط شدہ حاجی حسن نوری کریس) مورخہ 20 اکتوبر 2006ء

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

الحمد للہ رب العلمین۔ جناب حافظ انور صاحب بلغاری کی جدید تحقیق نصاب زکوٰۃ سے مجھے من عن اتفاق ہے۔ لہٰذا موصوف کے لئے نیک دعاؤں کے ساتھ نیک تمنائیں کی توفیق کی امید ہے۔ (العبد۔ شیر علی خطیب خانقاہ معلی ذوغنی بقلم خود)

☆☆☆

باسمہ تعالیٰ

تصدیق نامہ

جناب فاضل محقق حافظ محمد انور صاحب دامت برکاتہ نے زکوٰۃ کے نصاب کے حوالے سے انجام شدہ تحقیقات بندہ حقیر کے مشورے اور باہمی افہام و تفہیم سے ہوا ہے اور فقہ الاحوط میں حضرت شاہ سید نوربخش کے نصاب زکوٰۃ کے عین مطابق ہے اور اس تحقیق پر مجھے مکمل یقین ہے ملت نوربخشیہ کے جملہ علماء کرام سے التماس ہے کہ وہ اس علمی تحقیق پر محقق موصوف کا شکریہ ادا کریں میرے علم کی روشنی میں اب علماء نوربخشیہ کو زکوٰۃ کے نصاب کا مسئلہ مکمل طور پر حل شدہ سمجھنا چاہئے۔ والسلام (دستخط شدہ۔ محمد محسن اشراقی مدرس جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹر کراچی) مورخہ 12 اگست 2006ء۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

تصدیق نامہ

جناب حافظ محمد انور بلغاری صاحب نے مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے معتبر و مثوق کتاب الفقہ الاحوط میں موجود نصاب زکوٰۃ اور اوزان شرعیہ پر جدید فارمولے کے تحت جو تحقیق کی ہے اس پر ہمیں مکمل بھروسہ ہے اور یہ مدرسہ شاہ ہمدان کے اساتذہ کرام کی تحقیق سے ہم آہنگ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو مزید دینی جستجو کرنے کی ہمت عطا کرے اور جملہ شائقین علم کو ان کی تحقیقی مواد سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہے۔ (تصدیق کنندگان: (1) جناب شیخ عبداللہ پرنسپل مدرسہ شاہ ہمدان سکردو۔ (2) مولانا محمد عیسیٰ مدرس مدرسہ شاہ ہمدان۔ (3) مولانا محمد افضل صاحب مدرس مدرسہ شاہ ہمدان۔ (4) جناب مولانا ذاکر حسین صاحب، مدرس مدرسہ شاہ ہمدان)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

جناب مولانا حافظ محمد انور بلغاری سلمہ نے اپنی پوری تحقیق عمیق کے ساتھ نصاب زکوٰۃ اور اوزان شرعیہ مذہب نوربخشی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ منظر عام پر لانے کے لئے جوش ایمانی کے ساتھ اس دینی خدمت کو سرانجام دیا ہے۔ میں حافظ کو اس کار خیر کی انجام دہی پر شاباش دیتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ موصوف کو مزید کار خیر کی اللہ پاک توفیق بخشے۔ آمین (طالب خیر۔ سید جمال الدین میر واعظ، براہ۔ مورخہ 27 اگست 2006ء)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

باعث تحریر آنکہ جناب حافظ محمد انور بلغاری صاحب نے نصاب زکوٰۃ پر ایک محققانہ مواد پیش کیا ہے

سرسری مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف نے اس مسئلہ کو متفقہ بنانے کے لئے علماء نوربخشیہ کے اکثر علماء سے تصدیق نامہ لئے ہیں جن میں علامہ محمد بشیر، علامہ ہادی صاحب اور مدرسہ شاہ ہمدان کے تمام اساتذہ مولانا اشراق صاحب، سید محمد مچلو، سید حمایت علی خپلو کے نام شامل ہیں۔ بندہ نے بھی اس موضوع پر ایک تحقیقی رسالہ ترتیب دیا ہوا ہے جس میں سیر کا نظام نکالا گیا تھا جبکہ انور صاحب نے کلو بھی نکالا ہے جو فقہ احوط کے نصاب کے مطابق ہے لہذا بندہ بھی تصدیق کرتا ہے کہ اس مسئلہ کو علماء نوربخشیہ کے متفقہ فتاوی کی صورت میں شائع کرنا چاہئے تاکہ سب کا اتفاق ہو محمد علی صاحب پر تحقیق باعث اتحاد ہوا ایسا محقق موصوف کو اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشیں۔ والسلام (دستخط شدہ) مولانا محمد ابراہیم فیضی، یوچنگ، مورخہ 27 اگست 2006ء۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

نصاب زکوۃ کے بارے میں شاہ سید علیہ رحمہ نے من کبیر و من صغیر کو درہم میں وزن کر کے دکھایا تھا اُس پر محترم حافظ محمد انور صاحب نے تحقیق کی ہے محقق کی تحقیق فقہ درست ہے آئندہ کے لئے حافظ صاحب نے مسئلہ نصاب زکوۃ حل کیا ہے۔ شیخ محمد محسن اشراقی صاحب نے بھی اس پر اتفاق کیا ہے۔ حقیر کو بھی اس سے بالکل اتفاق ہے۔ وسلام
(الاحقر سید حمایت علی بقلم خود)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

جناب حافظ محمد انور صاحب آپ نے ایسا وجدانی ملکہ راسخہ بحیثیت محقق جان فشانی سے مابہ الامتیاز تولہ ماشہ کے حساب سے آپ نے نصاب زکوۃ کو موازین شرعیہ میں درست کیا ہے۔ بعض ائمہ لغت کے مطابق نصاب زکوۃ مابہ الاشتراک تھا۔ فاضل نوجوان حافظ محمد انور بلغاری صاحب آپ کی قلمی کاوش تحقیق و تمحیص نہایت ہی قابل صد تحسین ہے۔ یوں نصاب زکوۃ اور مد کی تجدید کی گئی ہے۔ درہم رتی میں متعین کیا ہے۔ میری دعا ہے جملہ اہل اسلام بالعموم اہل صوفیہ نوربخشیہ بالخصوص اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ (مفتی اعظم محمد عبداللہ خپلو)

☆☆☆

میں سید محمد شاہ میر واعظ خانقاہ معلی بلغار بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ عزیزم حافظ محمد انور بلغاری نے نصاب زکوۃ فقہ الاحوط شاہ سید علیہ الرحمۃ کے مطابق اچھے انداز میں حل کیا ہے۔ علمائے نوربخشیہ کے صف اول کے جید علماء کرام اور سادات عظام سے تصدیقات بھی لی ہیں۔ عزیزم موصوف کی تحقیق سے مجھے مکمل اتفاق ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید دینی کاوشیں سرانجام دینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین (خیر اندیش۔ دستخط شدہ۔ سید محمد شاہ میر واعظ خانقاہ معلی بلغار) مورخہ 27 اکتوبر 2006ء

☆☆☆

باسمہ تعالیٰ

میں سید محمد شاہ میر واعظ خانقاہ معلی مچلو بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ عزیزم حافظ محمد انور بلغاری نے فقہ الاحوط شاہ سید محمد نوربخش باب الزکوۃ میں شاہ سید علیہ الرحمہ کے دیئے ہوئے اوزان شرعیہ کو جدید پیمانے میں تبدیل کر کے جس عرق ریزی سے نصاب زکوۃ کا مسئلہ حل کیا ہے۔ قابل تحسین ہے۔ علامہ شیخ محسن اشراقی اور علامہ سید حمایت علی شاہ میر واعظ خانقاہ معلی خپلو نے بھی تصدیق میں بھی ان کی موافقت میں تصدیق کرتا ہوں کہ حافظ صاحب کا دیا ہوا نصاب مطابق فقہ درست ہے۔ مجھے ان کی تحقیق پر مکمل یقین ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اتحاد و اتفاق سے دینی مسائل افہام وتفہیم سے حل کرنے کی توفیق دے۔ والسلام (دستخط شدہ۔ الحاج سید محمد شاہ میر واعظ خانقاہ معلی مچلو) مورخہ 26 اگست 2006ء۔

☆☆☆

(باقی صفحہ نمبر 47 پر)

محسنین نوربخشیہ

"مولانا غلام حسن حسنو"

تحریر و تحقیق: عبدالمجید خان چھوربٹی

"محسنینِ نوربخشیہ" کے عنوان سے مولانا غلام حسن حسنو صاحب نے نوائے صوفیہ میں مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے بہت سے صوفیاء عظام اور علمائے کرام کے مذہب حقہ سے محبت اور لگاؤ اور اُن کی خدمات کو نہایت عمدہ طریقہ سے قلم بند کیا ہے۔ لہذا اس حقیر فقیر نے سوچا کہ حسنو صاحب خود بھی تو آخر محسنین نوربخشیہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ لہذا اسی سلسلے میں یہ حقیری کوشش قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔

تاریخ و جائے پیدائش

مولانا موصوف 1955ء میں مولانا محمد حسین صاحب کے گھر چلو میں پیدا ہوئے۔ جو 35 سال تک مرکزی خانقاہ معلی سکردو کے خطیب و امام رہے۔

تعلیمی اسناد

لاہور کے ایک دینی مدرسے سے الشہادۃ العالیہ کے ساتھ فاضل عربی اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔

دینی خدمات

مولانا صاحب بچپن سے ہی مذہبی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ جو اب تک جاری ہے۔ دوران حصول تعلیم لاہور میں ندوۃ اسلامیہ نوربخشیہ اور NYF کا قیام ان کی گراں قدر خدمات میں سے ہے۔ اسی پلیٹ فارم پر نوربخشی طلباء اور دینی لگاؤ رکھنے والوں کو منظم کر کے لاہور میں مسجد اور مسافر خانہ بنانے کے لئے پلاٹ حاصل کرنے میں مولانا صاحب نے کلیدی کردار ادا کیا۔ جہاں الحمد للہ اب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور پانچ دکانوں سمیت مسافر خانہ ہے۔

تعلیم کی تکمیل کے بعد مولانا صاحب نے جناب سید عون الموسوی مرحوم اور بدیع الزمان مرحوم کے ساتھ مل کر بلتستان کی سطح پر نوربخشی کونشنز منعقد کرائے۔ جس میں تحریری کام، دعوت نامے جاری کرنا قراردادیں تیار کرنا، موضوعات کی تقسیم مولانا صاحب کے ذمے ہوتا تھا۔ ان جلسوں میں منظور ہونے والی قراردادوں کی بدولت نوربخشی طلباء کو زکوۃ فنڈ سے وظائف اور بیواؤں کو امداد ملتی ہیں۔

برات لائبریری کا قیام

مولانا صاحب کی پہچان اُن کے ادبی کارنامے ہیں۔ کتاب سے ہمیشہ سے ہی محبت رہی ہے۔

اس کا منہ بولتا ثبوت برات لائبریری کی صورت میں اُن کا ذاتی کتب خانہ ہے جو بلتستان کی سب سے بڑی نجی لائبریری ہے اور سلسلہ نوربخشیہ کے بزرگوں کی تصنیفات کے لحاظ سے اور امیر کبیرؒ سے متعلق ذخیرہ کتب کے حوالے سے دُنیا کا سب سے بڑا اور جامع کتب خانہ ہے۔

اس کتب خانہ کے قیام کے ذریعے مولانا صاحب نے صدیوں سے غیر نوربخشیوں کی جانب سے اس طعنے کا عملی جواب دیا جو وہ کتابیں نہ ہونے کا دیا کرتے تھے۔ اس لائبریری سے ہزاروں ملکی و غیر ملکی سکالرز استفادہ کرتے ہیں۔

اَدبی خدمات

مولانا صاحب اس دور کے سب سے بڑے نوربخشی محقق کا درجہ رکھتے ہیں۔ نوربخشیوں میں اُن کے پائے کے بہت کم محقق گزرے ہیں۔ ورنہ آج نوربخشی زیادہ منظم اور متحد ہوتے۔

تصنیف و تالیف سے مولانا صاحب کو ہمیشہ سے ہی لگاؤ رہا ہے۔ شاعری بھی کرتے ہیں۔ ان کے شاہکار اَدبی

کارناموں میں جو انہوں نے خود تحریر کیے درج ذیل ہیں۔

1- تاریخِ بلتستان
2- نوربخشی قاعدہ
3- صوفیہ نوربخشیہ (حصہ اوّل)
4- صوفیہ نوربخشیہ (حصہ دوم)
5- انوار الحج

اس کے علاوہ مولانا صاحب کے لازوال ادبی کارنامہ اور نوربخشیوں پر عظیم احسان بزرگانِ صوفیہ کے تصانیف کا اُردو ترجمہ ہے جو انہوں نے نہایت احسن طریقے سے انجام دیا۔ فہرست ذیل میں دی جارہی ہے۔

1- رسالہ ہمدانیہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
2- رسالہ دہ قاعدہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
3- رسالہ داؤدیہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
4- رسالہ ذکریہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
5- رسالہ درویشیہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
6- رسالہ فقریہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
7- رسالہ عقبات (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
8- رسالہ تلقینیہ (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
9- ذات التائبین (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
10- کتاب الاوراد (میر سیّد علی ہمدانیؒ)
11- معاش السالکین (میر سیّد محمد نوربخشؒ)
12- انسان نامہ (میر سیّد محمد نوربخشؒ)
13- کشف الحقائق (میر سیّد محمد نوربخشؒ)
14- سلوۃ العاشقین (شیخ علاؤ الدولہ سمنانیؒ)

پیشہ

پیشے کے اعتبار سے مولانا صاحب درس و تدریس کے علاوہ جمعۃ المبارک، عیدین، رمضان المبارک اور محرم الحرام میں مختلف خانقاہوں میں خطیب، عالم، محقق اور ذاکر کی حیثیتوں سے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔

حقیر فقیر کو نصیحت

مولانا صاحب اس حقیر فقیر سے جب بھی ملے ہمیشہ علم و عرفان کی باتیں کی۔ مجھے ہمیشہ یہی نصیحت کرتے ہیں کہ خوب علم حاصل کرو کیونکہ معرفت علم سے حاصل ہوتی ہے اور شاید انہی بزرگوں کی دعا ہے کہ حقیر فقیر آج ایم ایس سی (شماریات) کے دوسرے سمسٹر میں زیرِ تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 9 سے "خطبہ جتوک اور ہم")

31- بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت پیدا ہو۔
32- کام کا دارومدار خاتمے پر ہے۔
33- بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔
34- جو آنے والا ہے وہ قریب ہے۔
35- مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔
36- مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔
37- کسی شخص کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔
38- مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کے حرمت کی طرح ہے۔
39- جو اللہ تعالیٰ کے مقابل قسم اٹھائے گا۔ اللہ اسے جھوٹا کرے گا۔
40- جو بخشش مانگے گا۔ اسے بخش دیا جائے گا۔
41- جو گناہ سے بچے گا۔ اللہ اسے بچالے گا۔
42- جو غصے کو پی جائے گا۔ اللہ اسے اجر دے گا۔
43- جو نقصان پر صبر کرے گا۔ اللہ اس کا بدلہ دے گا۔
44- جو ریا اور سمعہ سے کام لے گا۔ اللہ اسے ذلیل کرے گا۔
45- جو صبر کرے گا۔ اللہ اسے دگنا اجر دے گا۔
46- جو اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ اللہ اسے سزا دے گا۔

ان ہدایات کے بعد آنحضرت نے تین بار استغفار پڑھا۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے۔ کہ سابقہ نافرمانیوں کے سلسلے میں استغفار پڑھیں اور آئندہ ان زریں اصولوں پر عمل کرنے کا تہیہ کریں۔ جو کامیابی و کامرانی کی کنجیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

(ماخذ: مشجر الاولیاءؒ)

☆☆☆

(گزشتہ سے پیوستہ)

تصوف محمدیؐ کا نچوڑ

شیر علی فیضی براہوی

اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مناسب طریقے پر تقویتِ ملوکیت کا انتظام کیا جائے تاکہ نفسِ انسانی اور خود اخلاقی حکم کے خلاف ورزی کی بجائے اخلاقی حکم کی بجا آوری پر آمادہ ہو یعنی وہ تسلیم و رضا سے مزین و آراستہ ہو جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ (سورۃ یوسف، آیت نمبر 53)

ترجمہ: "بے شک نفس تو سرکش ہے برائی میں، مگر وہی جس پر میرا رب رحم کرے۔"

تصوف نفس کی اصلاح و تطہیر کا اہتمام کرتا ہے اور جب نفسِ انسانی اصلاح پذیر ہو کر مزکّی و مصفّٰی ہو جاتا ہے تو "نفس لوامہ" اور پھر "نفس راضیہ مرضیہ" کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے ندا آتی ہے۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ○ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ○ (سورۃ الفجر۔ آیت نمبر 28-27)

تزکیہ نفس کو حدیث نبویؐ میں "جہاد اکبر" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے غزوہ خیبر سے واپسی پر صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قيل وما هو يا رسول الله قال جهاد النفس اعدى عدوک نفسک التى بين جنبيک. (الفقه الاخوط باب الجهاد) "ہم چھوٹے جہاد سے بڑے کی طرف لوٹ آئے۔ حضور اکرمؐ سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ بڑا جہاد کیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا نفس سے جہاد کرنا بڑا جہاد ہے تیرا سب سے خطرناک دشمن تیرا نفس امارہ ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان پوشیدہ ہے۔"

2- تصفیۂ قلب

اعمال قبیحہ کے ارتکاب سے قلب انسانی پر سیاہی و ظلمت غالب آجاتی ہے۔ اور اس طرح باطن تاریک ہو جاتی ہے۔ اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ تصفیۂ و تجلیہ باطن کا اہتمام کیا جائے تاکہ قلب انسانی نور معرفت الٰہی کا منبع و سرچشمہ بن سکے۔ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (سورۃ المطففین، آیت نمبر 14)

ترجمہ: "ہرگز نہیں بلکہ ان کے کسب کی بناء پر ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔"

دلوں کے زنگ کا خاتمہ قرآن مجید کا مطلوب و مقصود ہے کیونکہ سارے اعضائے جسمانی دل کے ماتحت ہیں رسول خداؐ نے فرمایا کہ و ان فى الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كلهٗ واذا فسدت فسد الجسد كلهٗ الا وهى القلب. (صحیح بخاری۔ اربعین نووی)

"بے شک جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ اصلاح پذیر ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح از خود ہو جاتی ہے اور اگر وہ فاسد ہو جائے تو سارے جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔"

حضرت علامہ ابوالقاسم زمخشریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ تصفیۂ قلب اور جلائے باطن قرآن و سنت کا مطلوب و مقصود ہے۔" لہٰذا طریقت کا یہ مقصد بھی مستحسن اور قابل ستائش ہے۔

قرآن مجید میں ایک جگہ پر اصلاح قلب کی نسبت ارشاد ہے۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ (سورۃ الشعراء۔ آیت نمبر 89-88)

ترجمہ: اس دن نہ تو مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے مگر یہ کہ جو شخص اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔"

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ لكل شى ء صقالة و صقالة القلوب ذكر الله. (مشکوٰۃ شریف)

ہر شے کا کوئی نہ کوئی صیقل ہوتا ہے اور دلوں کا صیقل اللہ کا ذکر ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

ان هذا القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد فاجلوها بذكر الله.

ترجمہ: "دلوں پر لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تم اس کے زنگ کو اللہ کے ذکر سے دور کرو۔"

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں۔

فترى قلب المومن مجلوا مثل المراة

ترجمہ: "پس تو دیکھے گا کہ مومن کا دل آئینے کی مانند چمکدار ہوتا ہے۔"

جب مومن کا مجلی و مصفیٰ ہوتا ہے تو انوارِ الٰہیہ کا مہبط و منزل بن جاتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا کہ "قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ"

اسی لئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔

ان طلبت الله بالصدق اعطاک مراة تبصر فيها كل شیء من عجائب الدنيا والآخرة. (غنیۃ الطالبین)

اگر تو خدا کو صدق دل سے طلب کرے تو وہ تجھے آئینہ قلب عطا کرے گا جس میں تو دُنیا و آخرت کے تمام عجائبات کا مشاہدہ کرے گا۔

3- معرفتِ ربانی

تصوف محمدیؐ میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن پر اسی لئے زور دیتا ہے کہ اس کے ذریعے معرفت ربانی کی تحصیل ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے انسانی تخلیق کی غرض وغایت ہی "معرفت رب" کو قرار دیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(سورۃ الذٰریٰت، آیت نمبر 56)

ترجمہ: "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔"

حضرت اسیری لاہجیؒ فرماتے ہیں کہ ليعبدون ای ليعرفون (شرح گلشن راز) حضرت جعفرؓ اسی آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ میری معرفت حاصل کرو اور پھر بربنائے معرفت میری عبادت کریں تاکہ ریا کا شائبہ نہ رہے۔

یہ (معرفت ربانی) وہ امتیازی خوبی ہے جس کے ذریعے عارف و غیر عارف کے مابین تمیز ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ "اور انہوں نے اللہ کی جیسے قدر کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔"

حضور نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ "گھر اپنی اساس پر قائم ہوتا ہے اور دین کی اساس خدا کی معرفت اور اس کا یقین ہے۔" امام ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں۔ "جس نے اللہ کو پہچان لیا اسکے دل سے مخلوق کا خوف اور اشیاء کی رغبت ختم ہو جاتی ہے۔"

صوفیاء کرام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ معرفت حق کا واحد ذریعہ معرفت نفس ہے اس لئے تصوف کی جدوجہد معرفت نفس ہے اور نتیجہ معرفت حق۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ "من عرف نفسهٗ فقد عرف ربهٗ"

اسی لئے معرفت الٰہی کے لئے اہل تصوف ہر صبح اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں کہ سبحانک ما عرفناک حق معرفتک تو پاک ہے۔ ہم نے تجھے اس انداز سے نہیں پہچانا جو کہ تیری پہچان کا حق ادا کر سکے۔ (دعوات صوفیہ)

حضور اکرمؐ اس دعا کو اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے۔

اسی لئے حضرت شاہ سیدؒ نے فرمایا کہ ان معرفة ذات الله تعالىٰ و صفاته كما هي لاتكون مقدورة بغير الله ولذالک يقول اکمل نوع الانسان سبحانک ما عرفناک حق معرفتک اکثر الاوان. (اصول اعتقادیہ، ترجمہ صفحہ نمبر 23)

ترجمہ: "آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی حقیقی معنوں میں پہچان کرنا غیر اللہ کے بس کی بات نہیں ہے۔ اسی وجہ سے نوع انسانی کی کامل ترین ہستی یعنی رسول اکرمؐ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے۔ "سبحانک ما عرفناک حق معرفتک" شاہ سیدؒ نے اسی کتاب کے صفحہ 38 پر فرمایا

کہ کالانبیاء والاولیاء اذ اصفوا بصفاته راوه فعرفوه فعبدوه. پس انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام جب سراپا صفاتِ خداوندی کے حامل ہوتے ہیں تو وہ اُسے دیکھ سکتے ہیں اسے خوب پہچانتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ کما اخبر عن حاله سید الاوصیاء و سند الاولیاء علیه السلام. رایت الله فعرفته فعبدته والله لم اعبد ربا لم اره.

جیسا کہ سیّد الاوصیاء سند اولیاء علی علیہ السلام نے خود اپنی حالت کے بارے میں فرمایا "میں نے اللہ کو دیکھا۔ پھر اُسے خوب پہچانا اور اس کی عبادت کی۔ قسم بخدا میں نے اس رب کی عبادت نہیں کی جس کو میں نے نہیں دیکھا ہو۔"

اور معرفت حق کا واحد ذریعہ معرفت نفس ہے اس لئے مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ افضل المعرفة معرفة الانسان نفسه.

"بہترین معرفت وہ ہے جو انسان اپنے نفس کی معرفت حاصل کرے۔" آپ نے ایک اور جگہ فرمایا کہ "معرفة النفس راس العلوم." "اپنے نفس کی معرفت ہونا علوم کی بنیاد ہے۔" اور یہ بھی فرمایا "اول الدین معرفة الله." "دین کا پہلا حصہ خدا کی پہچان ہے۔"

جب اِنسان کو معرفت ربانی حاصل ہوتی ہے اور تزکیہ نفس کے مراحل طے کرتے ہیں تو اس کی حقیقت عام انسانوں سے مختلف اور نہایت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اور وہ جس سمت نظر کرتا ہے ذات الٰہی جلوہ گر نظر آتی ہے اس کی نگاہ اس حقیقت کو بالکل دیکھتی ہے کہ کل شیء هالک الا وجهه. پھر اس کی نظروں کے سامنے ہر شے ہالک اور معدوم ہوتی ہے۔

تصوف دُنیا کی محبتوں کو چھوڑ کر اس مقام کو پالینے کا نام ہے کہ:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر گ سے "مجموعہ شریعت محمدیہ")

4- نابالغ کی امامتِ نماز کا مسئلہ

نابالغ فرد کی امامتِ نماز شرعاً روا رکھی گئی ہے بشرطیکہ وہ سن رشد کو رسائی پا گیا ہو اور وہ نیکوکاروں کی اولاد میں سے ہو نیز اس کے سوا کوئی بالغ مَرد امام میسر نہ آتا ہو۔ اگر کسی جگہ ایسی صورتِ حال ہو تو سن رشد کو رسائی پا جانے والا نابالغ نیکوکار کا لڑکا امامتِ نماز کا فریضہ انجام دینے والا شرعاً قرار پا سکتا ہے۔

5- معنوی اتحادِ کلی

معنوی اتحاد و کلی کا مطلب یہ ہے کہ ماموم اور امام کی نماز وقت اور وجوب دونوں کے لحاظ سے ایک ہی نماز ہو۔ اس اتحادِ کلی کا ماموم حضرات کو علم ہونا ضروری ہے۔ اگر اس اتحادِ کلی کا فقدان ہو تو صرف جواز کا درجہ شرعاً حاصل ہوگا۔ چنانچہ اس کے لئے فقہ احوط کی عبارت ویجوز اقتداء المتنفل بالمفترض ویکره بالعکس یعنی نفل گزار کے لئے فرض گزار کا مقتدی بننا جائز ہے اور اس کے برعکس صورت یعنی فرض گزار کے لئے نفل گزار کا مقتدی بننا مکروہ ہے۔ اس عبارت سے بعض حضرات کا یہ نظریہ یکسر غلط ٹھہر جاتا ہے کہ نوافل کی اجتماعی ادائیگی جائز نہیں بلکہ نوافل کی اجتماعی ادائیگی کا بدرجہ اولیٰ جائز ہونا اسی عبارت کی دلالت سے شرعاً واضح ہو جاتا ہے۔ شریعت محمدیہ کا مذکورہ ضابطہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ غور فرمائیں۔

6- لاعلمی کا کرشمہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی ماموم کسی امام کے پیچھے اس گمان کے ساتھ اجتماعی ادائیگی کرنے لگ جائے کہ دونوں کی نماز وقت اور وجوب دونوں لحاظ سے ہم آہنگ ہیں۔ پھر اختتام نماز کے بعد پتہ چل جائے کہ اُس کی نماز اور تھی اور امام کی نماز اور تو اس صورت میں لاعلمی کا کرشمہ یہ ہے کہ اس ماموم کا مقتدی بننا شرعاً درست ہے۔ اس کے ذمہ پر اس اجتماعی ادائیگی والی نماز کا دوبارہ پڑھنا شرعاً کوئی ضروری نہیں ہے۔ (جاری ہے۔۔۔۔۔)

☆☆☆

اسلام کے حوالے سے انسانی وقار اور احترام آدمیت کی وضاحت

تحریر: محمد عیسیٰ براہوی، نادرا کچھے جیل

انسان کو اس نظر سے دیکھنا کہ وہ خدا کا بندہ اس کا نائب ہے۔ تمام رنگ ونسل سے بالاتر ایک ذی روح ہستی ہے۔ جو اپنی محدود دائرے میں کچھ حقوق وفرائض کا حامل ہے۔ اور ایسی حیثیت سے عزت کا مستحق ہے۔ انسانی وقار کہلاتا ہے۔

قرآن کا تصور انسان

قرآن نے انسان کی حرمت وفضیلت کا تصور دیا ہے۔ اور انسانیت کی تکریم وتعظیم اور انسانیت کا درس دیا ہے۔ قرآن نے انسانی عظمت کا واشگاف اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اولاد آدمؑ کو عزت وعظمت سے سرفراز کیا اُن کو خشکی وتری میں سواری دی یعنی غلبہ واقتدار اور تسلط عطا کیا اور انسانی ہستی کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔ ہم نے انسان کو بہترین تناسب اور اعتدال پر پیدا کیا۔

انسان افضل المخلوقات

مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ انسان اپنی نوع کے اعتبار سے دیگر مخلوقات سے افضل ہے اسی لئے اُسے اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ ملائکہ بلاشبہ اللہ کی اطاعت گزار عصیاں سے پاک امین اور عاجز مخلوق ہے۔ اور قرآن میں انھیں معزز اور نیک کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ لیکن انسان فرشتوں سے بھی افضل ہے۔

انسان کی افضلیت کا سبب

انسان اور فرشتے میں فرق یہ ہے کہ فرشتہ ایک بے نفس مخلوق ہے جس کی تمام خواہشات اور ضروریات حکم الٰہی کے تابع ہیں۔ جب کہ انسان کو اُس کی آزمائش کے لئے نفس عطا کیا گیا۔ اگر کوئی انسان اپنی نفسیاتی خواہشات کو ختم کرتے ہوئے صرف اور صرف اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو وہ فرشتے سے بہتر ہے۔ گویا انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار دیا گیا ہے۔ نفس امارہ کی قربانی شر کی قوتوں کو دبانے اور خیر کو بروئے کار لانے کا نام ہی انسانیت ہے۔ بقول مولانا حالی۔

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر پڑتی ہے اس میں محنت زیادہ

انسانی وقار اور انسان

انسان کے بارے میں اسلام کا نظریہ انسانی وقار پر مبنی ہے۔ جب کہ چند دیگر مذاہب کی تاریخ انسان کی مادی اور ارتقائی تعبیر کرنے والوں کے نزدیک انسانی وقار کی کوئی حیثیت نہیں۔ تاہم اسلام کا تصور یہ ہے کہ انسان اول حضرت آدمؑ کو علم سے آراستہ کر کے دنیا میں بھیجا گیا۔ سورہ علق میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اور انسان کو وہ کچھ بتایا گیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“ پھر انبیاء کرام کو وقتاً فوقتاً مبعوث کیا گیا کہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کی رہنمائی کر سکیں۔ اسلام کے مطابق ہر انسان دین وفطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اُسے اُس کے ماں، باپ یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ کوئی بھی فرد پیدائشی طور پر پاپی یا گنہگار نہیں ہوتا۔ البتہ اس کا ماحول یا معاشرہ اس کے اصلاح یا بگاڑ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسان اپنے عقل وشعور اور ارادہ واختیار کے تحت ہی ہدایت یا گمراہی اختیار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نابالغ یا سن شعور سے پہلے آدمی کے اعمال وافعال یا بالخصوص عبادات وغیرہ کا کوئی مواخذہ نہیں۔

انسان خدا کا نائب ہے

انسان کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ وہ زمین پر خدا کا نائب ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

”وہی ہے جس نے زمین پر تمھیں خلیفہ بنایا۔“ (سورۃ الانعام: 160)

”ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا“ (التین: 4)

پھر اللہ نے انسان کو درست کیا اور اس میں اپنی

روح پھونکی۔ قرآن پاک کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان دنیا میں سب سے زیادہ سربلند ہستی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ اور عزت و وقار سب پر مقدم ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے انسان کو اولادِ آدم کی حیثیت سے انسانی وقار کے تحفظ کی ہدایت کی۔

احترامِ انسانیت اور انسان

اسلام میں احترام انسانیت کی اہمیت اجاگر کر گئی ہے۔ مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے اس میں احترام انسانیت کا درس دیتا ہے۔

مساوات اور وحدت

اسلام کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔ ان کے انسانی حقوق و فرائض میں کوئی فرق نہیں۔ رنگ و نسل، فرقہ و عقیدہ، قبلہ اور اسلام میں ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے اور خاندان بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ (سورۃ الحجرات)

حضور اکرمؐ نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدمؑ کو مٹی سے بنایا گیا۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر گورے کو کالے پر اور سرخ کو سفید پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت اور برتری کا دارومدار صرف تقویٰ پر ہے۔

احترام نسواں اور اسلام

عورتیں بھی انسان ہیں۔ لیکن اسلام سے پہلے دنیا کے اکثر خطوں میں عورت کو ذاتی میراث سمجھ کر اُن سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ انھیں معاشرے میں نہ انسانی حقوق حاصل تھے اور نہ جائیداد اور میراث میں کوئی حصہ۔ بازاری جنس سمجھ کر اُن کے سودے ہوا کرتے تھے۔ تاریخ انسانی میں پہلی مرتبہ اسلام نے انھیں مقام انسانیت دکھایا۔ اسلام سے پہلے بیٹیوں کی پیدائش وجہِ عار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پیغمبرِ اسلام نے بیٹیوں کی تربیت اور کفالت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو یکساں عزت کا مستحق قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

''اور ان (بیویوں) کے بھی تم پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسا کہ تمہارے اُن پر ہیں۔ وہ تمہارا لباس (شرف) ہیں۔ اور تم ان کی (عصمت و عفت کا) لباس ہو''

اسلام نے شوہر اور بیوی کے حقوق میں توازن قائم رکھا۔ شوہر کی جسمانی اہلیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس پر معاش اور نان و نفقہ کی ذمہ داریاں اس پر عائد کیں۔ جب کہ بیوی کو تربیت اولاد کا ذمہ دار قرار دیا۔ ماں اور بیٹی کی حیثیت سے اُسے وراثت کا حق دار بنایا۔ ناگزیر حالات میں اگر شوہر کو طلاق کا حق حاصل ہے تو بیویوں کو خلع کا حق دیا گیا ہے۔

غلاموں کا احترام

اسلام سے پہلے اور ابتدائی دور میں غلامی کا سلسلہ رائج تھا۔ معاشرے میں انھیں جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا۔ چونکہ اسلام کو غلامی کا ادارہ ورثے میں ملا تھا۔ اس لئے ابتداء میں اُسے تسلیم کر لیا گیا۔ لیکن انھیں تمام انسانی حقوق دے کر احترام انسانیت کا تحفظ دیا گیا۔

حضور اکرمؐ نے غلاموں کے متعلق ارشاد فرمایا:

''جو خود کھاؤ انھیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو انھیں بھی پہناؤ۔'' لیکن آہستہ آہستہ اسلام نے غلام رکھنے اور ان کی خرید و فروخت کی حوصلہ شکنی کی۔ کچھ عرصہ تک جنگی قیدیوں کو غلاموں کی حیثیت سے برقرار رکھا گیا۔ لیکن آخر کار غلامی ختم کر دی گئی۔ حضور اکرمؐ نے ذاتی طور پر غلاموں کو افضل مقام دیا۔ حضرت بلال حبشیؓ کو گھریلو انتظام کا ذمہ دار بنایا۔ حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بڑے بڑے عہدے دیئے گئے۔ مختلف غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ غلام خرید کر آزاد کرنے کی صورت میں ادا کرایا گیا۔

☆☆☆

آپ کے مسائل اور ان کا حل

(شریعتِ محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت قارئین کی طرف سے بھیجے گئے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ اس سے قبل بھی بار ہا یہ بات قارئین کے گوش گزار کی جا چکی ہے کہ جن جن سوالات کے جوابات رسالے میں شائع کیے جا چکے ہوں، اُن کو بار بار شائع کرنا عبث تو نہیں ہوگا لیکن ماہنامہ جرائد وغیرہ کے قواعد وضوابط کی رُو سے قدرے باعثِ عیب قرار پاسکتا ہے۔ اس وجہ سے بہت سے سائلین کے سوالات کے جوابات شائع نہیں ہو پاتے ہیں۔ سائلین حضرات سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہمارے سوالات نظر انداز کر دیئے گئے ہیں حالانکہ معاملہ ایسا نہیں۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر 1: بلغار ژحوق میں مختلف مقامات پر چار مساجد تعمیر کی گئی تھیں۔ آج کل اِن چاروں مساجد میں سے صرف ایک مسجد آباد ہے یعنی صرف ایک مسجد میں نماز پنجگانہ کی اجتماعی ادائیگی ہوتی ہے۔ باقی تینوں مساجد یکسر ویرانی کی تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ تینوں مساجد کے اصل مقصد کا یکسر فقدان ہے۔ اہالیانِ دہ کا ارادہ ہے کہ اُن تینوں مساجد کو حشرات الارض کے لئے پُرامن مساکن بنائے رکھنے کے بجائے آباد مسجد کی توسیع کے لئے اقتصادی وسائل پیدا کرنے کی خاطر مشجرہ یا مزرعہ بنا دیا جائے تاکہ مساجد کا اصل مقصد از روئے ثواب حاصل ہو جائے اور امامت کا بھی کوئی رنگین مسئلہ باقی نہ رہے۔ (سائل مولانا حافظ محمد انور صاحب بلغاری)

سوال نمبر 2: سجدۂ سہو کا طریقہ کار کیا ہے؟ (سائلہ فریدہ بتول، چھوربٹ)

سوال نمبر 3: نماز کی بجا آوری کے دوران اگر ناک سے اچانک خون نکل آئے تو کیا نماز گزار نماز سے باہر چلا جائے گا یا ایسی حالت میں نماز کو مکمل کرے گا؟ (سائل بشارت علی حسنی ڈاغونی)

جوابات

جواب نمبر 1: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مساجد چونکہ نمازگزاروں کی عبادت گاہیں ہیں اور شرعاً فی سبیل اللہ وقف کا درجہ رکھتی ہیں۔ تعمیر مساجد کا اصل مقصد یکسر فوت ہو جاتا ہو اور ضرورت بھی بالکل نہ ہو تو ویران پڑے رہنے سے بہتر ہے کہ مساجد کے ساتھ دیگر دینوی معاملات بروئے کار لائے جائیں اگر کسی مسجد کی توسیع کی ضرورت ہو تو توسیعی کام کے لئے کوئی مفت میں زمین وقف نہ کرتا ہو اور نہ ہی کوئی فروخت کے لئے تیار ہوتا ہو تو ایسی صورت میں ویران مساجد کے ساتھ ابدال کا معاملہ شرعاً جائز قرار پاتا ہے۔ اس طرح سے مسجد کی توسیع کا مرحلہ آسانی سے طے ہو جائے گا چنانچہ بلغار ژحوق کی ویران مساجد کے بارے میں اہالیانِ دہ کا ارادہ شرعاً درست قرار پائے گا کیونکہ وقف والی چیز کا فروخت کرنا بھی ایک حد تک شرعاً روا ہے۔ فقہ احوط باب التجارۃ میں واضح طور پر موجود ہے کہ وَ یَجُوْزُ بَیْعُ الْوَقْفِ اِنْ اَدّٰی اِلَی الْخَرَبِ وَ بِالْبَیْعِ یُعْمَرُ۔ یعنی وقف کا فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ بربادی کی حد کو پہنچ چکا ہو اور فروخت کی صورت میں اس کی تعمیر کی جا سکتی ہو۔ پس شریعت محمدیہ کی مذکورہ عبارت میں اہالیانِ دہ کا ارادہ بدرجہ اتم شرعاً جائز ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر 2: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اگر نماز میں کوئی خلل پڑ جائے اور وہ خلل بھول چوک کی صورت میں ہو تو نماز کے اندر ہی اُس خلل والے حکم کی طرف لوٹ کر اُسی سے آگے نماز کو مکمل کرنا ہوتا ہے اور سہو سے دو سجدے بجالانے

کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر خلل زدہ حکم واجب ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدہ بجالائے جائیں۔ اسی صورت میں دل میں سہو کے دو سجدوں کی بجاآوری کا نفسِ تصور کافی ہے۔ اگر سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے بجالائے جائیں تو بھی جائز ہے۔ اس صورت میں نیت کرنا رفع یدین کرنا تشہد کا پڑھنا پھر سلام پھیرنا ہے۔ اس صورت میں بہت سے ماموم حضرات ادھر اُدھر ہو جائیں گے یا فالتو بات چیت بھی ہو گی حالانکہ سلام پھیرنے کے بعد فوراً نیت وغیرہ کی صورت میں سجدہ سہو کی بجاآوری ضروری ہوتی ہے بشرطیکہ واجب ہو۔ اگر مسنون ہو تو سجدہ سہو بھی مسنون ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے سجدے بجالائیں جائیں تو نیت کی صورت یہ ہیں۔

1- اَسْجُدُ سَجْدَتَی السَّهْوِ جَبْرً اَلنُّقْصَانِ الصَّلٰوةِ لُوْجُوْبِهِمَا قُرْبَةً اِلَی اللهِ.

2- اَسْجُدُ سَجْدَتَیِ الْهُوِ جَبْرً اَلْاِخْتِلَالِ الصَّلٰوةِ لُوْجُوْبِهِمَا قُرْبَةً اللهِ.

گر مسنون ہو تو لُوْجُوْبِهِمَا کے بجائے لِنُدْبِهِمَا پڑھا جائے۔

اجتماعی ادائیگی کی صورت میں امام سے سہو سرزد ہو جائے تو بہتر ہے کہ ہر حال میں سلام پھیرنے سے پہلے ہی سہو کے سجدے بجالائے جائیں تاکہ ماموم حضرات کسی کشمکش و پیچ میں مبتلا نہ ہوں۔

جواب نمبر 3: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ نکسیر کا پھوٹنا شرعاً نہ مبطلاتِ نماز میں گنا گیا ہے اور نہ ہی وہ مکروہاتِ نماز میں شامل ہے تاہم نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے نماز کی صحیح بجاآوری میں خلل پڑ جاتا ہے لہٰذا نماز گزار کو اس صورت میں نماز سے بیرون ہونا ہی پڑتا ہے تاکہ نکسیر بند ہونے پر نئے سرے سے نماز کی بجاآوری کی جاسکے۔ امید ہے کہ سائلین حضرات ان جوابات سے مطمئن ہو جائیں گے۔ اگر کوئی نکتہ وضاحت طلب نظر آئے تو خط لکھ کر اس کی مزید وضاحت شائع کراوئی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

وصولیات

1-	غلام عباس نمائندہ علی پور	150/-
2-	نمائندہ اسلام آباد محمد انور	455/-
3-	حافظ محمد انور بلغاری	120/-
4-	ثناء اللہ صاحب نمائندہ لاہور	390/-
5-	سپاہی غلام عباس NLI 3	200/-
6-	پرتوک ویلفیئر سوسائٹی چھوربٹ	200/-
7-	سلیم عباس ساقی گھریونگ ڈغونی	200/-
8-	حاجی قاچو حامد علی ہچی نچلو	200/-
9-	بذریعہ مولانا استاد شیر علی صاحب، منظور حسین، اعجاز علی، فرمان علی، محمد ابراہیم	3815/-
10-	مولانا شکور علی انور گلگت نمائندہ	500/-
11-	بابو غلام علی نمائندہ براہ	260/-
12-	گرداور عبدالرحمٰن صاحب براہ	200/-
13-	محمد شریف دلشاد نمائندہ براہ پائین	260/-

نوٹ: تمام نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ ہر شمارہ کی وصولیات فوری طور پر بذریعہ ڈاک یا معتبر شخص کے ہاتھ بھجوا دیا کریں تاکہ رسالہ بروقت شائع ہو سکے۔ (ادارہ)

☆☆☆

قارئین نوائے صوفیہ کو عیدالاضحی اور سالِ نو مبارک ہو

تمام قارئین نوائے صوفیہ کو عیدالاضحیٰ اور سالِ نو کی خوشیاں مبارک ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام قارئین پر اپنا خصوصی کرم و فضل شامل حال رکھے اور آئندہ سال بھی یہ مبارک دن نصیب فرمائے۔ (آمین)

(ادارہ نوائے صوفیہ)

☆☆☆

دنیائے تصوف کی خبریں

این وائی ایف، اسلام آباد

گزشتہ دنوں براہ بالا ہاؤس حسین آباد لاہور میں ایک جنرل میٹنگ ہوئی۔ اس مجلس میں چند اہم فیصلے کئے گئے۔اور کابینہ کی تنظیم نو کی گئی۔

1- صدر۔غلام مہدی دار اسلامی
2- نائب صدر۔محمد اقبال
3- جنرل سیکرٹری۔محمد اسماعیل صائغ
4- نائب سیکرٹری۔فرمان علی
5- نگران اعلیٰ۔سکندر حیات
6- خزانچی۔ثناء اللہ علیم
7- نائب خزانچی۔محمد اقبال

یہ نمائندے صرف بیرون بلتستان اور لاہور کے لئے ہیں۔ (ثناء اللہ علیم براہوی مقیم لاہور)

☆☆☆

اظہار تشکر

میں ان تمام بھائیوں، بہنوں کا مشکور وممنون ہوں۔ جنہوں نے میری والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں۔ نیز اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے بذریعہ خطوط و ٹیلی فون سے میری تعزیت میں شریک ہوئی۔ اور خاص طور پہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد مسجد کی انتظامیہ جنہوں نے دوران انتقال اپنی مصروفیات اور ہر طرح کی تکلیفات برداشت کیں۔ نیز نماز جنازے میں کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔(حاجی محمد رضا بگٹی اینڈ سنز، چھوبلتستان)

☆☆☆

اظہار تعزیت

ادارہ نوائے صوفیہ حاجی محمد رضا بگٹی صاحب اور نمائندہ نوائے صوفیہ چھو شمیم رضا بگٹی صاحب اور دیگر لواحقین کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

این وائی ایف شگر کے رہنما اکبر جاوید ابدالی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے

نمائندہ نوائے صوفیہ اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن شگر کے رہنما اکبر جاوید ابدالی گذشتہ دنوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔شادی کی تقریب میں مذہبی، سیاسی شخصیات کے علاوہ عوام کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ بارات براستہ وزیر پور سے گلاب پور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس موقع پر NYF شگر کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے بارات کا استقبال کیا۔(رپورٹ: محمد اسلم، سینئر نائب صدر، NYF شگر)

☆☆☆

اعتکاف نشینی

رمضان المبارک کی 27ویں تاریخ کو حسن آباد چھوربٹ میں تین روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی قیادت اخوند عبدالصمد صاحب نے کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک خصوصی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ جس کی سعادت محبوب علی نے حاصل کی۔ حسن عسکری نے نعت رسول مقبول پیش کیا اور محمد عبداللہ نے قصیدہ پیش کیا۔ آخر میں اخوند عبدالصمد صاحب نے اعتکاف کی فضیلت اور اس کے احکام پر روشنی ڈالی۔ اور تمام لوگوں کے استقبال پر شکریہ ادا کیا گیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔

☆☆☆

ایبٹ آباد میں نوربخشی طلباء کا اجلاس

گزشتہ ماہ ایبٹ آباد میں مقیم نوربخشی بھائیوں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت اخوند محمد حسین صاحب نے کی اس اجلاس کا اصل مقصد ایبٹ آباد میں مقیم طلباء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے یہاں پر نوربخشی بھائیوں کے لئے جمعہ جیسے اعمال کا ایک جگہ پر اہتمام کرنا شامل تھا۔ اس نیک کام کے لئے طلباء اور فوجی بھائیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس اجلاس میں انجمن کی تشکیل نو اس طرح کی گئی۔

1- خطیب و امام۔ اخوند محمد حسین غورسے
2- نائب خطیب۔ سید عارف حسین
3- صدر۔ شمس زیع نوربخش
4- نائب صدر۔ اخوند عبدالجبار
5- جنرل سیکرٹری۔ محمد چوہدری
6- خزانچی۔ رنواز خان
7- نائب خزانچی۔ امان اللہ نیازی
8- رابطہ سیکرٹری۔ احمد علی
9- نشرواشاعت۔ اختر علی بلغاری
10- ممبر کمیٹی۔ امان اللہ بلغاری

اجلاس کے بعد اخوند محمد حسین نے تمام اراکین سے حلف لیا۔ اور تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

☆☆☆

یوم ولادت حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ

پندرہ شعبان کو فیض بخش ہاسٹل کراچی میں یوم ولادت حضرت شاہ سید محمد نوربخش نہایت جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس حوالے سے ہاسٹل میں ایک اہم تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت زیع نوربخش نے حاصل کی۔ آصف حسین نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔

ہاسٹل ہذا کے چیئرمین غلام مہدی نے حضرت شاہ سید محمد نوربخش کے سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ دور میں ان کے احکامات پر عمل کرنے پر زور دیا۔ مقرر نور علی نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اعتکاف پر روشنی ڈالی۔

طالب علم غلام رسول نے نوربخشی طلباء کے مسائل کا تذکرہ کیا۔ اور سب کو مل کر ان مسائل کو حل کرنے کی اور اپنے مسلک کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائی۔ طالب علم امتیاز نے نوربخشیوں کے زوال کے اسباب بیان کئے۔

غلام محمد، محمد یوسف اور غلام نبی نے قصیدہ شریف پیش کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی طالب علم فرمان علی اور تقریب کے صدر طالب علم محمد انجم نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ آخر میں سٹیج سیکرٹری امتیاز حسین شاہ نے سید نوربخش کی شان میں چند اشعار پیش کئے اور درود شریف کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆

یوم ولادت حضرت امام حسینؑ

3 شعبان المعظم 2006 کو نوجوانان تنظیم سرمو کے زیر اہتمام ایک پُر وقار تقریب سلسلہ یوم ولادت حضرت امام حسینؑ مرکزی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ مرکزی سرمو میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اس موقع پر مولانا علی محمد محمدی اور حافظ عبد الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے حضرت امام حسینؑ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔

اس پُر وقار تقریب میں قاری محمد ابراہیم صاحب، مولانا محسن علی صاحب، مولانا محمد اسماعیل ذکریا صاحب اور اخوند محمد دین صاحب نے بھی شرکت کی۔ قصیدہ خوانوں نے امام حسینؑ اور پنجتن پاک کی شان میں قصائد پیش کئے۔

آخر میں قاری محمد ابراہیم صاحب کے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

☆☆☆

یوم ولادت حضرت امام حسینؑ

3 شعبان المعظم بمطابق 28 اگست 2006ء بروز پیر کو مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ان میں

علماء، دانشور، طالب علم اور بہت سے لوگ تھے۔ اس جلسے کے انعقاد کے لئے مدرسہ ہذا کے نونہال طالب علموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جلسے کے آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت قاری محمد نعیم سریکی نے حاصل کی۔ اس کے بعد مشہور نعت خواں نثار حسین کاشف نے بارگاہ رسالت میں نعت رسول مقبول پیش کی۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ طالب علم محمد صادق ڈاغونی نے امام حسین کی حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا اس دور میں ہمیں تعصب اور فرقہ واریت کے اختلاف میں پڑھنے کی بجائے امام حسین علیہ اسلام کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ مولانا شیر علی فیضی براہوی نے آپ کے حالات زندگی اور آپ کے نقشِ قدم کے اصولوں پہ تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں مولانا غلام علی حیدری نے دعا کی اور اس جلسے کا اختتام ہوا۔

☆☆☆

مولانا سیّد سلطان محمد کا اعزاز

مولانا صاحب جو کہ خانقاہ معلی الچوڑی شگر کے امام الجمعہ و جماعت جناب سید اکبر کا فرزند ہے اور مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کا فارغ التحصیل طالب علم ہے

جنھوں نے کراچی یونیورسٹی سے شعبہ فارسی میں گولڈ میڈل حاصل کر کے پورے شمالی علاقہ جات کا نام روشن کیا۔

نومبر میں گورنر سندھ نے جناب سید سلطان کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ انھوں نے اپنی اس نمایاں کامیابی کو ذاتی محنت اساتذہ کرام کی خصوصی رہنمائی اور والدین کی دعاؤں کا نتیجہ قرار دیا۔ اور مستقبل میں پی ایچ ڈی (PHD) کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

☆☆☆

عید مبارک

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کی طرف سے ادارہ نوائے صوفیہ خاص طور پر علامہ محمد بشیر صاحب کو بہت بہت عید مبارک قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکتوں سے بھرپور فیض حاصل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو ایک فعال دینی مکتب کے طور پر علم کا نور پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے اور لوگوں کی مالی اور اخلاقی تعاون سے کثیر تعداد میں طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جن کے قیام و طعام و علاج و معالجہ اور تمام تعلیمی اخراجات مدرسہ برداشت کر رہا ہے۔ ان حالات میں مدرسہ کے مالی حالات درست رہنا بہت لازمی ہے۔

جناب سے التماس ہے کہ زکوۃ الفطر جمع کر کے مدرسہ شاہ ہمدان کو بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔ یہ ادارہ سب سے زیادہ مستحق ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرما کر نیک دعائیں حاصل کریں گے۔

☆☆☆

گلگت میں ہوسٹل کی تعمیر کا فیصلہ

17 ستمبر 2006ء کو انجمن صوفیہ نوربخشیہ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت اخوند عبدالرحیم کرخی صدر انجمن منعقد ہوئی۔ اجلاس کا مقصد لوکل گورنمنٹ گلگت کی جانب سے الاٹ کئے جانے والے 15 کنال زمین پر ہوسٹل کی تعمیر اور قبرستان کے لئے جگہ کا تعین کرنا تھا۔

اجلاس میں درج ذیل ممبران نے شرکت کی۔

☆ - اخوند شکور علی انور صاحب۔ ایڈوائزرز کمیٹی۔ امام جمعہ والجماعت۔

☆ پروفیسر ذاکر حسین ذاکر۔ جنرل سیکرٹری

☆ محمد سلیم۔ فنانس۔ سیکرٹری

☆ سید راحت علی۔ آڈٹ سیکرٹری

☆ کامران حسین حسرت۔ سیکرٹری رابطہ ونشر واشاعت

☆ حسن شگری۔ نائب خزانچی

اجلاس میں انجمن کو مزید فعال بنانے کے لئے بھی مشاورت کی گئی۔

☆☆☆

مجلس عزا

3 رمضان المبارک کو صوفیہ نوربخشیہ مسجد کنوداس گلگت میں ایک مجلس عزا بہ نسبت حضرت فاطمۃ الزہراء منعقد ہوئی۔ مجلس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مولانا شکور علی انور نے حضرت فاطمۃ الزہرا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بی بی فاطمۃ الزہرا کی زندگی کو عورتوں کے لئے ایک مشعل راہ قرار دیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆

اسلام آباد میں اعتکاف نشینی کے اختتام پر جلسہ

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں صوفیاء کرام، علماء عظام اور اللہ کے نیک بندوں نے نفس مطمئنہ کے لئے اور اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے روح پرور عبادت اعتکاف نشینی اختیار کیں۔ اس روح پرور عبادت میں تقریباً 80 خوش نصیبوں نے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ ’’میں نے قرآن مجید کو شب قدر کی رات میں نازل فرمایا ہے۔‘‘ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام اس رات کو خصوصی طور پر عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے شب بیداری کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے تقریباً ہر مساجد میں مسلمان اس رات کو عبادت کرتے ہیں اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف نشینی اختیار کرتے ہیں۔ اس دوران ذکر اللہ کر کے نفس کو پاک کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ہر سال کی طرح اس سال بھی اعتکاف نشینی سے فراغت کے بعد عوام کی ایک بڑی تعداد نے نعرہ تکبیر اور درود وسلام کے ساتھ استقبال کیا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ اعتکاف نشینی کو صوفی ازم میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ کوئی بھی صوفی یا ولی اس بنیادی اعمال صالحہ کو اختیار کئے بغیر روحانیت کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ مقررین نے کہا قرآن مجید میں اعتکاف نشینی کے لئے متعدد بار ذکر آیا ہے۔ اس کے باوجود بعض عناصر کا اس روح پرور عبادت کے خلاف عوام کو گمراہ کرنا بدقسمتی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جلسے کا آغاز قاری کاچو اختر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا محمد انور صاحب لیاقت علی اور دیگر نعت خوانوں نے گلہائے عقیدت پیش کیں۔ جلسے کا سٹیج سیکرٹری غلام مہدی جنرل سیکرٹری NYF اسلام آباد تھے۔ اس موقع پر سید انور صاحب، صوفی اخوند حسین صاحب اور مولانا ثنا اللہ صاحب نے خطاب کیا۔ مقررین نے تمام معتکفین کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس مبارک مہینہ میں اعتکاف جیسی بہترین عبادت کو اختیار کرنا خوش نصیبوں کا کام ہے۔ اس عبادت کے دوران رحمت کے فرشتے ہمہ وقت اس نیک بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں۔ اور وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔ مقررین نے کہا ذکر الٰہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ اس عبادت کے دوران ہمہ وقت باوضو ہو کر رکوع وسجود کرتے ہیں اور ذکر الٰہی سے نور ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ’’خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ ایک جگہ پر فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے رات جاگ کر رکوع وسجود کرتے ہیں اُن کو دنیا وآخرت دونوں میں بشارت ہے۔ جلسہ کے اختتام پر ملکی سلامتی اور استحکام اور عالم اسلام کی سربلندی کے لئے خصوصی دعا کی۔

☆☆☆

تحصیل مشہ برم کے ہیڈکوارٹر تھلکس میں اعتکاف نشینی

اس سال مشہ برم تھلکس میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف نشینی کے اختتام پر معتکفین کے استقبال کے لئے آنے والے خویش واقارب اور دوست واحباب کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اس موقع پر اخوند مہدی صاحب اور صوفی غلام حیدر صاحب نے حاضرین سے خطاب

کیا اور حاضرین مجلس کو اعتکاف جیسے روح پرور عبادت کے فضائل سے آگاہ کیا۔ مقررین نے کہا رمضان المبارک جیسا مقدس مہینہ جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ یہ عالم اسلام کے لئے ایک متبرک مہینہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ شیطان کو باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ انسان اعمال صالح کی طرف توجہ دے سکے۔ مگر بدقسمت لوگ اس مقدس مہینے میں بھی مسجد کی طرف رُخ نہیں کرتے بلکہ عبادت الٰہی میں مصروف نیکوکاروں پر طنز اور مذاق اُڑانے کی کوشش کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو کہتے ہیں کہ ان کے نماز پڑھنے سے ہمارا نماز نہ پڑھنا بہتر ہے۔

ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا بلکہ وہ اخلاقی پستی میں روز بروز گرتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں اخلاقی آثار تک نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ بلا مقصد وقت کا ضیاع کرتے ہیں۔ آخر کسی دن موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ مقررین نے کہا جتنی زندگی پائی ہے اس میں سے کچھ وقت عبادت الٰہی کے لئے مختص کرو۔

اختتام پر عالم اسلام کی سربلندی کے لئے دعائے خیر کی گئی۔

☆☆☆

تلیس بلتستان میں محفلِ اعتکاف

خانقاہ معلی تلیس بلتستان میں اعتکاف نشینی سے فراغت کے بعد معتکفین کے استقبال کے لئے آنے والے حاضرین سے مولانا رستم علی صاحب نے خطاب کیا۔ اُنھوں نے اعتکاف کے فضائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اُنھوں نے اس موقع پر حاضرین پر زور دیا کہ وہ پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی میں کوتاہی سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ نماز کے بغیر جنت کا تصور نہیں کر سکتے۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا ''نماز جنت کی کنجی ہے۔'' اور فرمایا ''نماز دین کا ستون ہے۔'' اعتکاف نشینی ایسی عبادت ہے جس میں ایک دفعہ بھی بیٹھ جائیں تو انسان نماز کی طرف راغب ہونے لگتا ہے۔ یہیں سے اعمال صالحہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ اُنھوں نے کہا جن لوگوں کو نماز تک پڑھنا نہیں آتا۔ وہی لوگ نماز پڑھنے والوں، ذکر الٰہی کرنے والوں اور اعتکاف میں بیٹھ کر اللہ کرنے والوں پر فتویٰ جاری کرتے ہیں۔ اور معاشرہ کے دوسرے لوگوں کو نیک اعمال کرنے سے روکنے کے لئے مختلف تاویلات پیش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود جنت میں جانے کے دعویدار ہیں۔ ایسے حالات میں ذکر کی محفلیں اور اعتکاف نشینی اختیار کرنے والے باران رحمت کی مانند ہیں اگر اس معاشرہ میں امر ونہی کرنے والے نہ ہوں تو یہ معاشرہ کہیں کا نہیں رہے گا۔ لہٰذا معاشرہ میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے نیک بندوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جو تمام مشکلات کے باوجود اللہ کے بندوں کو نیکی کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو نیکی طرف بلائے، نیکی کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اُنھی کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔''

☆☆☆

غورسے بلتستان میں اعتکاف نشینی

رمضان المبارک میں غورسے کے تین اہم مقامات گومہ غورسے، سنکمہ غورسے اور گمبہ غورسے میں اہل تصوف نے اعتکاف نشینی اختیار کیں جو تین دن تک جاری رہیں۔ اختتام پر جلسہ منعقد ہوا جس میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مشہ برم تھگس سے اخوند ابراہیم صاحب اور محمد جان صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ یاد رہے اس اعتکاف کی قیادت بوا رستم صاحب نے سر انجام دی۔ اختتام پر اخوند ابراہیم صاحب تھگس والے نے نوافل اور نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر بوا رستم علی نے ذکر کی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ ذکر اللہ کے ورد سے انسان پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ نیک عمل ہمارے بزرگان دین کے روایات کے مطابق جمعرات کو بعد نماز عشاء اجتماعی صورت میں گول دائرہ میں بیٹھ کر با

آواز بلند یک زبان ہوکر بتدریج ادا کی جاتی ہے جس سے محفل میں شریک ذاکرین پر ایک خاص قسم کا وجد طاری ہو جاتا ہے۔ جسے کنٹرول بتدریج کی جاتی ہے۔ اس بابرکت محفل میں شریک ہوکر لوگ اللہ کے حضور خصوصی دعا کر کے اپنی جائز حاجت مندی کے لئے بھی شریک ہوتے ہیں۔ لہذا لوگوں کو چاہیے کہ جمعرات کو اپنی اپنی مساجد میں محفل ذکر کا انعقاد کر کے اپنے محلے کو رحمت کے فرشتوں کے لئے اماجگاہ بنائیں۔

☆☆☆

پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن کے انتخابات

مورخہ 17 دسمبر 2006ء کو جواتان پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن کا اہم اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب غلام مہدی صاحب نے کی جبکہ جناب ڈپٹی اے۔ ڈی غلام حسین صاحب اس کے مہمانِ خصوصی تھے۔ شرکائے اجلاس نے پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن نے راولپنڈی میں مسافر خانے کے قیام کے فیصلے کو سراہا۔ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کا عزم کیا گیا اور باہمی اتفاق و اتحاد اور یگانگت و بھائی چارگی کی اہمیت پر زور دیا۔ تقریب میں تنظیم کی نئی کابینہ برائے 08-2007ء کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔ کابینہ میں درج ذیل افراد منتخب ہوئے۔

1- جناب غلام مہدی صاحب، سرپرست اعلیٰ
2- جناب علی بہادر صاحب، صدر
3- جناب محمد ابراہیم صاحب، نائب صدر
4- جناب عبدالغفور تھاری صاحب، جنرل سیکرٹری
5- جناب غلام رسول صاحب، جوائنٹ سیکرٹری
6- جناب روزی محمد صاحب، پریس سیکرٹری
7- قاری عبدالرحمٰن صاحب، سوشل سیکرٹری
8- جناب غلام قادر صاحب، خزانچی

(عبدالغفور تھاری،
سیکرٹری جنرل)

☆☆☆

تصحیح

شمارہ نمبر 91 میں موضوع ''نماز باجماعت اور صف بندی کی اہمیت'' کے سلسلے میں صفحہ نمبر 13 پر غلطی سے یوں رقم مرقوم ہے۔ ''فقہ احوط کی رو سے جس شہر یا علاقے میں نماز باجماعت کا قیام عمل میں لایا جائے تو وہاں بسنے والے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔''

اس جملے میں ''نماز باجماعت کا قیام عمل میں نہ لایا جائے تو وہاں بسنے والے سب لوگ گنہگار ہوں گے'' لکھنا تھا۔ مگر پروف ریڈ کے دوران نظروں سے اوجھل ہونے کی وجہ سے لفظ (نہ) لکھنے سے رہ گیا تھا۔ لہذا قارئین اس غلطی کی درستگی کر لیں۔

اس طرح قارئین کو اور کہیں بھی اس قسم کی غلطی نظر آئے تو براو کرم درست کر لیا کریں۔

☆☆☆

مدرسہ جنیدیہ صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ کا تقریب سنگِ بنیاد

مورخہ 26 شوال 1427ھ بمطابق 19 نومبر 2006ء بروز اتوار کو مدرسہ جنیدیہ صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جملہ اہلِ تصوف نے شرکت کی۔ میر واعظ خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ سید محمد علی شاہ الموسوی مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے مدرسے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے عصرِ حاضر میں دینی مدارس کی اہمیت و افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور مدرسے کے لئے جانی و مالی معاونت کرنے والوں کے جذبۂ قربانی کو سراہا۔

آخر میں اسلام کی سربلندی، پاکستان کے استحکام و سلامتی اور کارکنان کی درازی عمر اور توفیقات میں اضافے کے لئے خصوصی دُعا کے ساتھ درود و سلام کی گونج میں یہ تقریب سعید اختتام پذیر ہوئی۔

مدرسہ جنیدیہ صوفیہ نوربخشیہ کھرکوہ کے لئے NLI

کے درج ذیل جوانوں نے چندہ جمع کیا۔

بذریعہ صوفی غلام حیدر 5 NLI	2100/-
بذریعہ صوفی جعفر علی 8 NLI	3500/-
بذریعہ صوفی محمد قاسم 15 NLI	3000/-
بذریعہ صوفی غلام عباس 8 NLI	4000/-
بذریعہ صوفی شیر علی 11 NLI	2100/-
بذریعہ صوفی موسیٰ علی 4 NLI	500/-
بذریعہ نائیک محمد موسیٰ 6 NLI	735/-
بذریعہ نائیک حبیب اللہ 12 NLI	500/-
بذریعہ صوفی شیر علی ساجد	500/-
بذریعہ غلام محمد کھر کوی کراچی	1000/-
بذریعہ صوفی محمد ابراہیم 8 NLI	200/-
صوفی غلام حسین تھلے	1000/-

(محمد یسین نمائندہ کھرکوہ)

☆☆☆

مری کی تین دن کی سیر کرائی گئی۔ عیدملن پارٹی اور سٹڈی ٹور میں شاہین پبلک اسکول کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اشرف حسین، محمد یوسف نوری، ذوالفقار علی ذولفی، غلام محمد شاہین، فلاحی تنظیم کھر کے ممبران محمد امین، غلام شاہ، شبیر حسین شیرازی، سکندر خان حیات، ظفر علی اخوند، مظفر علی اخوند، سرفراز علی فیاضی، افتخار علی شوقی، محمد افضل تمنا الحمد ان اس تنظیم کوند کے رکن احسان علی دانش، محمد موسیٰ، غلام رسول ان کے علاوہ لاہور سے آئے ہوئے مہمان محمد انور، امتیاز علی، غلام محمد پروانہ کراچی سے آئے ہوئے محمد اشرف ہوگن اور سیالکوٹ سے آئے ہوئے مہمان عبدالکریم نے خصوصی شرکت کی۔

اس عیدملن پارٹی اور سٹڈی ٹور کا مقصد نوجوان نسل میں ذہنی ہم آہنگی کا فروغ اور طالب علموں کو تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ تفریحی مواقع بھی مہیا کرنا تھا۔ تاکہ نوجوان طبقہ آنے والے چیلنجوں کا مقابلہ اتفاق اور اتحاد سے کر سکیں۔

سٹڈی ٹور میں تمام Participants کو کوہسار



"فلاحی تنظیم کھر سرموں کے نوجوانان کا سٹڈی ٹور کے موقع پر لی گئی تصویر"

فلاحی تنظیم کھر سرموں کے زیر انتظام عیدملن پارٹی اور سٹڈی ٹور کا اہتمام

فلاحی تنظیم کھر سرموں علی پور اسلام آباد برانچ اور شاہین پبلک سکول کے زیر انتظام پچھلے سال کی طرح اس سال بھی عید کی خوشی کے موقع پر مشترکہ عیدملن پارٹی اور سٹڈی ٹور کا اہتمام کیا گیا۔ 21 افراد پر مشتمل جوانوں اور طالب علموں کو اس سال وادی نیلم آزاد کشمیر اور مری کے پُر فضا اور تفریحی مقامات اور خاص طور پر وادیٔ نیلم آزاد کشمیر کی سیر کرائی گئی۔ وادیٔ نیلم کے صاف وشفاف بہتے نالے سرسبز وشاداب جگہوں اور ٹھاٹھیں مارتا دریائے نیلم قابل دید تھا۔ تاریخی کوہالہ پل (Bridge) پر گروپ نے بہت انجوائے کیا اور یکجہتی کشمیر کے یادگار پر خصوصی طور پر بریفنگ دی گئی۔ یادگاری کے لئے فوٹوگرافی اور مووی بھی بنائی۔

☆☆☆

قارئین کے خطوط

این وائی ایف، اسلام آباد

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں لیکن رسالے کی اشاعت میں تاخیر ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں۔ ملت نوربخشیہ کا واحد ترجمان ہے اور ہدایت کے اس چراغ کی اشاعت میں تاخیر نہ ہونے دیا کریں۔ (سپاہی محمد ابراہیم رحمانی، کھرفق)

☆ میں نوائے صوفیہ کے مستقل قارئین میں سے ہوں۔ رسالے کو پڑھ کر دل کو سکون حاصل ہوتا ہے اور معلومات میں اضافہ بھی۔ اہل صوفیہ نوربخشیہ کی خبریں پڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (طالب علم، یوسف علی، چھوربٹ، چھوار)

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اس رسالے کے طفیل ہم اہل نوربخشیہ اپنی کھوئی ہوئی علمی دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر آپ کے مسائل اور ان کا حل بہت ہی قابل داد کاوش ہے۔ (محمد حسنین حیدری، ایف جی، ڈگری کالج دینور گلگت)

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ گزشتہ شمارے میں علی حسین تروپی کے مضمون ''ایک نظر ادھر بھی'' بہت زیادہ پسند آیا۔ اس جرات مندانہ صلاحیت کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (سلمان علی شگری، کراچی)

☆ اس رسالے میں شائع ہونے والے تمام مضامین قابلِ ستائش ہیں۔ خصوصاً علامہ محمد بشیر صاحب کا مضمون ''آپ کے مسائل اور اُن کا حل'' قابلِ داد ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین (شبیر علی فیضی براہوی)

☆ یہ رسالہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور اس سے ہمیں بہت سی دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی دے۔ (محمد ابراہیم خلیل، چھوربٹ مدرسہ شاہ ہمدان)

☆ میں نے نوائے صوفیہ کے تمام شماروں کا مطالعہ کیا تو یہ حقیقت مجھ پر عیاں ہوئی کہ ہمارے بزرگانِ دین کی تعلیمات کو پوری دُنیا میں پھیلانے کا نوائے صوفیہ واحد ذریعہ ہے۔ اور یہ روشنی پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔ (امان اللہ بلغاری، سیاچن ہاسٹل ایبٹ آباد)

☆ شمارہ نمبر 91 نظروں سے گزرا۔ بہت پسند آیا، خصوصاً سید شہاب الدین تھگسوی کی اصحاب صفہ کا طرز عمل اور ذاکر حسین ذاکر کی میر سید علی ہمدانی کی تعلیمات بہت زیادہ پسند آئے۔ میں نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ میرے نام یہ عظیم جریدہ ارسال کیا جائے۔ (فیاض حسین فیضی سینوی، منہاج یونیورسٹی لاہور)

☆ ماہنامہ نوائے صوفیہ ایک منفرد دینی، روحانی، علمی، بزرگانِ دین کی حیاتِ مبارکہ کا عکاس اور مادہ پرستی کی بھیانک دور میں ستارہ نور ہے۔ سبق آموز مضامین، معروف علماء کے حالاتِ زندگی پر مضامین کو بے حد ایمان افروز پایا۔ (فقیر محمد یوسف، محلہ غرفقی گوند کورو)

☆ میں نوائے صوفیہ کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ تمام مضامین سبق آموز ہیں۔ یہ واحد دینی جریدہ ہے جو بزرگانِ دین کی تعلیمات کو دُنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ (امان اللہ نیازی، SWS ہاسٹل کراچی)

☆ ہم نوائے صوفیہ کے نئے خریدار بننا چاہتے ہیں اور پہلی بار اس رسالے کے نام خط لکھ رہا ہوں۔ یہ رسالہ پوری دنیا میں صدائے نور کی آواز بلند کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو تصوف کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین) (نور علی اینڈ نور خان بلغاری، ڈگری کالج سکردو)

☆ پہلی بار نوائے صوفیہ کے لئے خط لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ تمام مضامین معیاری ہیں۔ خصوصاً پچھلے شمارے میں ذاکر حسین ذاکر اور مولانا علی محمد ہادی کے مضامین تحقیقی اور استدلالی نوعیت کے تھے۔ اس قسم کے مضامین بار بار

پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قلمکاروں کو مزید حوصلہ و ہمت دے تاکہ وہ اسی جوش و جذبے کے ساتھ لکھتے رہیں۔ (امتیاز علی کھرکوی طالب علم، ایف جی پوسٹ گریجویٹ کالج ایچ ایٹ، اسلام آباد)

☆ میں نوائے صوفیہ کو اپنے مصروف وقت میں سے وقت نکال کر مطالعہ کرتا ہوں۔ اس میں شائع ہونے والے تمام مضامین سبق آموز اور راہ نجات ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس رسالے کی آبیاری کے لئے ہر ممکن تعاون کریں۔ (عبدالحمید حسن آبادی، سال سوم ڈگری کالج سکردو)

☆ میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں میرے والد صاحب کے نام پر چھوربٹ میں رسالہ آتا تھا۔ میں کراچی میں زیرِ تعلیم تھا وہاں پڑھا کرتا تھا اب میں ملتان میں زیرِ تعلیم ہوں یہاں رسالہ نہ ملنے کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے۔ اس دور میں اپنے مسلک سے تعلق برقرار رکھنے کے لئے نوائے صوفیہ کو زیرِ مطالعہ رکھنا اشد ضروری ہے۔ (محمد ادریس ظفر، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان)

☆ نوائے صوفیہ کے مطالعے سے میرے علمی شوق میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ اس میں اچھے قلم کاروں کے معیاری مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ خصوصاً ذاکر حسین ذاکر صاحب میرے پسندیدہ لکھاری ہیں تاہم اس رسالہ میں حافظ ذاکر حسین صاحب خطیب این ایل آئی سنٹر کا مضمون پڑھنے کو نہیں ملا۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ وہ رسالہ ہذا کے لئے لکھا کریں۔ (گلزار حسین کھانوی، لاہور کینٹ)

☆ نوائے صوفیہ کی خوبصورت کاپی اچھے مضامین کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ پہنچے۔ معروفی صاحب کے اداراتی مضمون مؤثر اور جامع تھے۔ اس رسالے کو باقاعدہ ماہنامہ بنانے کی طرف توجہ دی جائے اور میرے مضامین کو بھی تسلسل کے ساتھ شائع کریں، ادھورا نہ چھوڑا جائے۔ آئندہ کم از کم تیس کاپیاں ارسال کریں تاکہ یہاں کے قارئین مایوس نہ ہوں۔ (شکور علی انور، نمائندہ گلگت)

مضامین مختصر لکھا کریں تاکہ شائع ہو سکے۔ (ادارہ)

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر سے "القرآن")

عقلی دلیل نمبر 7:

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا لا (۱۴) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا وہ رب جس نے آسمان سے موسلا دھار بارش برسائی تاکہ اس پانی کے ذریعے دانے، سبزہ اور گھنے باغات اُگائے۔ اس کی گود کو لہلہاتے کھیتوں اور سرسبز و شاداب سبزہ زاروں سے بھر دیا جو انسان کو دعوت نظارہ بھی دیتا ہے اور ساتھ ہی دعوتِ فکر بھی دیتا ہے کیونکہ آسمان سے ہونے والی بارش کا قطرہ ایک بے جان اور مُردہ جسم (زمین) کے اندر ایک روح اور زندگی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سات مختلف اشیاء کی تخلیق ان کے فوائد اور کمالات کا ذکر کر کے سرکش انسان کو ایک بار پھر جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے کہ تم ان نشانیوں پر غور کرو اور وقوعِ قیامت کے بعد دوبارہ حشر کو دل سے تسلیم کرو تاکہ تمہیں ایمان کی دولت نصیب ہو اور تمہاری باقی اور ہمیشہ کی زندگی خوشگوار ہو۔ جس طرح بارش کے قطروں سے اس دُنیا کا ماحول خوشگوار ہوتا ہے وہ رب کتنا مہربان ہے کہ انسان کو ہدایت کی دولت اور حق کی بات سمجھانے کے لئے ہر قسم کی عقلی اور نقلی دلائل پیش کرتا ہے تاکہ انسان راہ ہدایت اختیار کر کے اپنی اُخروی زندگی کو بہتر اور کامیاب بنائے اور قیامت کے دن دوزخ کے دردناک عذاب سے بچ جائے جس کا منظر اگلی آیات میں بیان ہو رہا ہے۔

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر : سے "شکر الٰہی عظیم عبادت ہے")

دشمن سے نہ ڈرتے تھے۔ تیسرا حال دُنیا میں تنگی و عسرت سے کسی طرح خوف نہیں کھاتے تھے بلکہ شکر الٰہی کو اپنا زینہ بناتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا عن ابی ھریرۃؓ عن النبیؐ قال لایشکر اللہ من لا یشکر الناس. جو بندہ اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا یعنی جو آدمیوں کے احسان کو نہیں مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اس سے کچھ عجیب نہیں کہ وہ اللہ کی بھی ناشکری کرے۔

اُردو انسائیکلوپیڈیا میں شکر کی اہمیت کے بارے میں یوں بیان ہے ارکانِ اسلام کی طرح عباداتِ قلبی بھی پانچ ہیں۔ تقویٰ واخلاص وتوکل، صبر وار شکر انسان کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے اتنی نعمتیں عطا کیں ہیں کہ وہ ان کی شکر سے عہدہ برا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ ایسے دل، زبان اور تمام اعضاء کو مالکِ حقیقی کے شکر کے لئے وقف کردے۔

حضرت علیؑ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی سیرت مصطفیٰ پر عمل کر کے صبر وشکر تقویٰ، عفو وذکر اور عدل کی ایسی عظیم مثالیں قائم کیں جو رہتی دُنیا تک قائم رہیں گی۔

خلاصہ مضمون

شکر عبادت الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اقرار کی ایک عملی صورت ہے۔ شکر رضائے الٰہی اور قربتِ الٰہی کے حصول کا ضامن ہے۔

شکر کفرانِ نعمت کی ضد ہے۔ شکر اللہ کی ناپسندیدگی کی راہ میں ایک حائل رکاوٹ ہے۔ شکر ابلیسی (شیطان) تعلیم کی نفی ہے شکر عظیم اجر وثواب کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شکر تمام انبیاء صحابہ کرام اولیاء اور صوفیاء کی خصوصیات اور فضائل اخلاق کا بنیادی زینہ رہا۔

شکر سے اِنسان عجز وانکساری کا مجسمہ بن جاتا ہے جس سے اِنسان میں اخلاقِ حسنہ کے وہ تمام فضائل عملی طور پر آجاتے ہیں۔ جس سے استحکام معاشرہ، ایثار، عفو ودرگزر، عدل وانصاف وصدق وشجاعت و دیانتداری اور امانت و تواضع وانکساری کی تمام راہیں کھل جاتی ہیں جس سے ہر قریہ، شہر، ملک و دنیا میں ایک معاشرتی راحت وسکون کا انقلاب برپا ہوجاتا ہے۔

حوالہ جات

اس مضمون میں گیارہ آیاتِ مبارکہ کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ ان کی بالترتیب تفصیل یہ ہے۔ پہلی سورۃ النحل آیت 18، دوسری سورۃ السبا آیت 13، تیسری سورۃ البقرہ آیت 152، چوتھی سورۃ النحل آیت 78، پانچویں سورۃ البقرہ آیت 172، چھٹی سورۃ النحل آیت 114، ساتویں سورۃ الزمر آیت 7، آٹھویں سورۃ آل عمران آیت 144، نویں سورۃ السبا آیت 13، دسویں سورۃ الحج آیت 36 اور گیارہویں سورۃ العنکبوت آیت 17۔

☆☆☆



''اعتکاف نشینی سے فراغت کے بعد استقبالیہ سے مقررین خطاب کر رہے ہیں۔''

(بقیہ صفحہ نمبر سے ''فضائل ذکر اور ذکر بالجہر کی فضیلت'')

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ انسان جو نیک کام کرتا ہے قیامت کے دن اُسے میزان میں تولا جاتا ہے سوائے ''لا الہ الا اللہ'' کے یہ نہیں تولا جائے گا کیونکہ اگر کوئی سچے دل سے یہ پڑھے اور قیامت کے دن اسے ایک پلڑے میں رکھا جائے سات زمین اور سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے

امیدوں کا مرکز

اہل صوفیہ نوربخشیہ کی خوابوں کی تعبیر مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں داخلہ شروع

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں یکم مارچ سے درجہ اول میں داخلہ جاری ہے داخلہ کے خواہشمند طلباء مدرسہ کے دفتر سے رابطہ قائم کر کے داخلہ فارم حاصل کریں۔

شرائط داخلہ

(۱) خواہشمند امیدوار نوربخشی مسلک سے تعلق رکھتا ہو

(۲) کم از کم مڈل پاس ہو اور جسمانی طور پر صحت مند ہو

(۳) ناظرہ قرآن مکمل کیا ہوا ہونا لازمی ہے

سہولیات

(۱) تمام نصابی کتابیں اور کاپیاں مفت فراہم کی جائیں گی

(۲) صاف ستھرے ماحول میں دینی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ رہائش اور خوراک مفت فراہم کی جائیگی

(۳) سال میں ایک دفعہ یونیفارم مفت فراہم کی جائیگا

(۴) مروجہ تعلیم یعنی دنیاوی تعلیم کے حصول میں مواقع کی فراہمی

(۵) میٹرک کے حساب اور انگریزی مضامین کی تیاری کے لئے ٹیوشن کا انتظام (مفت)

ناظم اعلیٰ

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو (رجسٹر) بلتستان

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ط

ترجمہ: "اے رب! میرے والدین پر رحم کرو جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔"

اس طرح ہر نماز کے بعد مسلمان دعا کرتے ہیں۔

والدین اس دنیا سے گئے ہوں تو بھی ہمارے اُوپر کچھ حقوق ہیں۔ ان کی قبروں پر جا کر فاتحہ خوانی کرنا اور ان کے نام پر صدقہ و خیرات کرنا۔ اور ان کی وصیتوں پر عمل کرنا، ان کے رشتہ داروں کو جوڑے رکھنا۔ اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔ اور قرضوں کو ادا کرنا۔ ہمیں چاہئے کہ والدین کی خدمت کریں۔

تو میں بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ہم سب کو تیری اطاعت کرنے کی اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر سے "صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر")

مشتمل ہے۔ اصول سے مراد اسلام کے بنیادی عقائد ہیں اور فروع سے مراد اسلامی شرعی احکام ہیں۔ صوفیہ نوربخشیہ کے اصول دین کا منبع و مصدر خود قرآن مجید ہے اور حکم خدا کی تکمیل پر مشتمل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے ایمان والو! تم اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے ایمان لاؤ اور جس شخص نے خدا اور اس کے رسول ﷺ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت سے انکار کیا وہ بہت دور کی گمراہی کا شکار ہو گیا ہے۔ (القرآن)

پس از روئے قرآن بلا کم و کاست ان پانچ چیزوں پر عقیدہ رکھنا ایمان کی بنیادی شرط ہے۔ چنانچہ اہل صوفیہ نوربخشیہ اپنے ایمان کا اعلان ان الفاظ سے کرتے ہیں۔ آمنت باللہ وملئکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم آخر۔

اس کلمہ کا نام صوفیہ نوربخشیہ کے ہاں کلمہ بنائے ایمان ہے اور قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ صرف اہل صوفیا کا کلمہ قرآن کی نص صریح سے ثابت ہے۔

1- کلمہ شہادتین

2- صلوۃ خمسہ

3- صوم رمضان

4- زکوۃ المال

5- حج بیت اللہ

بہر حال صوفیہ نوربخشیہ اہل سنت اور شیعہ امامیہ کے مقابلے میں ایک متوسط اور معتدل فقہی مسلک ہے۔ ہمارا عقیدہ بارہ آئمہ کو ماننے کے علاوہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظیم کے معتقد ہے۔ عقیدہ کا نچوڑ جیسے بزرگان صوفیا نوربخشیہ نے چودہ کلمات پر مشتمل ایک روحانی نعرہ ترتیب دیا ہے۔ جو مختلف کتابوں سے مندرجہ ذیل ہیں۔ اور جس سے اس مسلک کے بنیادی تعلیمات پر روشنی پڑھتی ہے وہ کلمات یہ ہیں۔

1- بندہ خدا — یعنی ہم خدائے وحدہ لاشریک کے بندے ہیں۔

2- ذریت آدم — حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔

3- ملت ابراہیم — حضرت ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔

4- امت محمدؐ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں۔

5- دین اسلام — اسلام ہمارا دین ہے۔

6- کتاب قرآن — قرآن مجید ہماری کتاب ہے۔

7- کعبہ قبلہ — ہمارا قبلہ عبادت خانہ کعبہ بیت اللہ ہے۔

8- متابعت سنت — ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والے ہیں۔

9- محب علیؑ — حضرت امام الاولیا علی یعنی اہل بیت رسول کے محب ہیں۔

10- سلسلہ ذہب — ہم اولیائے مرشدین اور صوفیا کے سلسلہ رشد وہدایت سے منسلک ہیں۔

11- مذہب صوفیہ — ہمارا مذہب صوفیہ ہے۔

12- مشرب ہمدانی ہمدانیہ ہمارا مشرب ہے۔

13- روش نوربخش

14- مرید ومرشد ہم روحانی تعلیم و تربیت کے قائل ہیں۔

(جاری ہے۔۔۔۔۔)

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 16 سے

عاقل بھی دُنیا کی طرف نظر نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ دُنیا و آخرت دو مختلف چیزیں ہیں ایک مشرق ہے تو دوسرا مغرب۔ ایک جس رُخ کی طرف بڑھیں گے دوسرا اس رُخ سے بعید ہوتا جائے گا۔ اس لئے عاقل کبھی آخرت سے نظر نہیں ہٹاتا اور دُنیا کی طرف کبھی نظر نہیں ڈالتا اور عاقل ہمیشہ خاموش رہتا ہے کیونکہ علم کے دس درجے ہوتے ہیں اور نو درجے اس شخص میں ہیں جو خاموش رہتا ہے۔ اس لئے عاقل ہمیشہ خاموش رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید میں اپنی اپنی عقل اور حیثیت کے مطابق غور وفکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 25 سے "۔۔۔نصاب زکوٰۃ کی تحقیق")

باسمہ تعالیٰ

میں سید صادق شاہ نائب میر واعظ خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ بلغار بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ عزیزم حافظ محمد انور نے فقہ الاحوط میں شاہ سید علیہ الرحمہ کے دیئے ہوئے درہم کے وزن سے نصاب زکوٰۃ کا مسئلہ بہترین انداز سے حل کیا ہے۔ موصوف کی اس تحقیق سے مجھے مکمل اتفاق ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اختلافی مسائل افہام وتفہیم سے حل کرنے کی توفیق دے۔ علمائے صوفیہ نوربخشیہ سے التماس ہے کہ اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ والسلام

(دستخط شدہ۔ سید صادق شاہ میر واعظ خانقاہ معلیٰ بلغار)

☆☆☆

اظہار مذمت

لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کو یہ جان کر انتہائی حیرت اور دکھ ہوا کہ بعض شرپسند عناصر نے شمالی علاقہ جات کے انتظامیہ کو ایک شرانگیز مراسلہ جس کی تاریخ 14.09.2006 تحریر ہے ان شرپسندوں نے لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کا نام استعمال کرتے ہوئے شمالی علاقہ جات کی انتظامیہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ مرحوم آغا ضیاء الدین شہید، علامہ حسن ترابی شہید، اور سابق ڈپٹی چیف ایگزیکٹو فدا ناشاد صاحب کے بارے میں انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیا ہے تاکہ شیعہ بھائیوں کو مشتعل کرکے نوربخشیوں سے لڑا جا سکے۔ یاد رہے اس سے قبل بھی انہی عناصر نے شمالی علاقہ جات میں مذہبی فساد پھیلا کر امن وامان کی حالات تباہ کیا تھا۔

آگاہ رہے انہی دنوں میں ان شرپسندوں نے ایک منظم سازش کے تحت کراچی میں بھی فساد پھیلانے کے لئے لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کے خلاف مختلف تھانوں میں لیگل کمیٹی کے خلاف مختلف نوعیت کے ایف آئی آر درج کرائے تھے مگر عدالت نے ان بے بنیاد ایف آئی آر کو یکسر خارج کر دیا۔ یہ عناصر فرقہ واریت کو ہوا دینے کے لئے اہم شخصیات کو بھی بیچ میں ڈالنے سے نہیں ہچکچاتے بلکہ اس شرانگیز مراسلہ میں مرحومین کو بھی شامل کر دیا ہے تاکہ معتقدین کے دل مجروح ہو کر فساد کے لئے تیار ہو جائیں ان فسادیوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ایسے معزز شخصیات کے نام کے ساتھ نازیبا الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھ رہے ہیں۔ یہ عناصر محمود آباد کے گلی کوچوں میں ہمہ وقت مذہبی گروہ بندی اور فرقہ واریت پھیلانے کے لئے تیار نظر آتا ہے انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہوتا جس کی وجہ سے یہاں ہمیشہ تناؤ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔

لیگل کمیٹی کا اس شرانگیز مراسلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے عناصر کا محاسبہ کیا جائے تاکہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہ ہوں۔

فہرست نمائندگان

ماہنامہ نوائے صوفیہ، اسلام آباد

اسمائے گرامی	نمائندگی کا علاقہ	پتہ
غلام مہدی صاحب	سکردو	لائبریرین غوث المتاخرین، سکردو
استاد شیر علی صاحب		ڈغونی
غلام محمد صاحب	محمود آباد	کراچی
شمیم رضا گنجی صاحب	خپلو	نمائندہ خپلو، رضا جنرل سٹور خپلو
مولانا شکور علی صاحب	گلگت	خطیب و پیش امام، جامع مسجد گلگت
محمد یسین صاحب		کھرکوہ
صوفی غلام علی براہوی صاحب	لاہور	جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ، لاہور
اشرف حسین صاحب	منگھوپیر	منگھوپیر، کراچی
محمد حسن جنیدی صاحب	کریس	محلہ اوڑوبہ، کریس، ضلع گنگچھے
محمد حسن دلشاد صاحب	کورنگی، کراچی	عوامی کالونی ملز ایریا، کورنگی کراچی۔
محمد علی اسد صاحب	تلس	گاؤں تلس، ڈاکخانہ تلس، گنگچھے۔
ماسٹر حسین صاحب	گمبہ بروس	گمبہ بروس، تھلے
غلام محمد صاحب	حسن آباد	نمائندہ چھوربٹ، خپلو، گنگچھے۔
صوبیدار سوئے علی صاحب	گلشن کبیر	محلہ ترانگز ونگ، گلشن کبیر، گنگچھے۔
علی ولد زمان صاحب	نیولی چن، تھگس	محلہ نیولی چن تھگس
غلام عباس صاحب	ڈوینو	محلہ ترانگپہ، ڈوینو، تھگس۔
محمد صادق صدیقی صاحب	سکردو	صدیقی سٹیشنرز، سکردو۔
ماسٹر شکور علی صاحب	سرگیب، خپلو	محلہ سرگیب، خپلو۔
ماسٹر غلام نبی بلغاری صاحب	بلغار	مڈل سکول بلغار، ڈسٹرکٹ گنگچھے۔
مولانا غلام مہدی صاحب	کورو	مدرس محلہ خانقاہ گرونگ کورو، گنگچھے۔
مولانا محسن صاحب	سرمو	بمقام و ڈاکخانہ سرمو، خپلو، گنگچھے۔
ماسٹر عبدالکریم صاحب	کھرکوں	کھرکوں گرونگ
محمد ابراہیم فیضی صاحب	یوچنگ	یوچنگ، ڈاکخانہ سرموں، گنگچھے۔
ماسٹر ممتاز علی صاحب	دم سم	ٹیچر، ہائی سکول دم سم، گنگچھے۔
ماسٹر محمد علی صاحب	پرگوس، تھلے	پرگوس ہائی سکول تھلے۔

ماسٹر دلشاد علی صاحب	تھلے	ہائی سکول تھلے
ماسٹر مراد علی صاحب	تھلے	تھلے
ماسٹر فرمان علی صاحب	تھلے	بلترو ہائی سکول، تھلے۔
ماسٹر علی شاہ صاحب	کاگرک، تھلے	دلتر تھلے۔
صوفی محمد علی صاحب	تھوگموس	تھوگموس، ڈاکخانہ پیون، گنگچھے۔
محمد الیاس صاحب	-	لائبریرین غوث المتاخرین لائبریری گرونسکل سرمیک۔
قاری غلام رسول صاحب	شیر تھنگ	خطیب و پیش امام، جامع مسجد شیر تھنگ، سکردو۔
سلیم اللہ کوروی صاحب	کشوباغ، سکردو	خطیب و پیش امام، مسجد العارفین، کشوباغ، سکردو۔
نائب صوبیدار غلام حسین صاحب	-	17 این ایل آئی رجمنٹ۔
اقبال صاحب ولد محمد رضا	خپلو	محلہ چھین، خپلو گنگچھے۔
بابو غلام علی صاحب	براہ بالا	بابو غلام علی براہ بالا، ڈاکخانہ براہ
بابو غلام حسین صاحب	غریس خپلو	غریس، خپلو
محمد شریف دلشاد صاحب	براہ پائین	محلہ کھر فیوخ براہ پائین
مولانا غلام حسن حسو صاحب	خپلو پائین	-
محمد امین شاہ صاحب	لاہور	معرفت انور علی مکان 79، شاہ شمس قاری GORI گاف روڈ لاہور۔
محسن علی (مدرس) صاحب	-	خانقاہ معلیٰ باقرپی گون خپلو
اکبر جاوید ابدالی صاحب	-	ابدالی آباد، شگر
شاہد صاحب	-	راولپنڈی
ناصر علی خپلوی صاحب ر	-	
غلام عباس صاحب		علی پور، اسلام آباد

☆☆☆